دیوبند اور بریلی کے
اختلافات کا شرعی فیصلہ
حق پر کون ہے؟
مولانا امام علی دانش صاحب قاسمی
ناشر
عظیم بکڈپو دیوبند
Ph.01336-223845
pasbanehaq

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

حق آگیا اور باطل مٹ گیا باطل مٹنے ہی کے قابل تھا

کون باطل کا پجاری، دین حق پر کون ہے
کون ہے بددین دیکھو، دین پرور کون ہے

(عامر بستوی)

حق پر کون ہے؟

دیوبندیت اور بریلویت کے اختلاف کا شرعی فیصلہ

قرآن و حدیث و فقہ اور صحابہؓ و تابعینؒ و تبع تابعینؒ اور ائمہ مجتہدین و محدثینؒ اور صلحائے امتؒ و اولیاء اللہ کے تعامل و اقوال کی روشنی میں

ناشر

عظیم بک ڈپو (جامع مسجد) دیوبند (یو.پی)

۱۔ استاذ الاساتذہ مولوی غلام حسین خانصاحب عارف بستوی مدظلہٗ۔
۲۔ مولانا امام علی صاحب قاسمی، دانش رائپوری، مدظلہٗ۔
۳۔ مولانا عبدالمجید خانصاحب، رائپوری۔ مدظلہٗ۔
۴۔ مولانا رعایت علی صاحب قاسمی، رائپوری، مدظلہٗ۔
۵۔ مولانا خلیل احمد صاحب مظاہری۔ . ائپوری، مدظلہٗ
۶۔ مولانا وزیر احمد صاحب، رائپوری، مدظلہٗ

ضروری اعلان

بریلوی جماعت کی جن کتابوں کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں وہ مدرسہ رئیس العلوم کے کتب خانہ میں موجود ہیں جن صاحب کو شک ہو وہ اگر خود ملاحظہ فرمالیں۔

مالی آفسیٹ پرنٹرس دیوبند فون۔23565
Azeem Book Depot Deoband (U.P.)

تقریظ

حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا محمد عبدالسلام رح

دارالمبلغین۔ لکھنؤ

باسمہ تعالیٰ حامداً و مصلیاً: جناب مولانا امام علی صاحب ماشاءاللہ بہت اچھی استعداد کے حامل ہیں۔ آپ نے ردّ بدعت میں بنام "حق پر کون ہے" تصنیف فرمائی ہے۔ اس کتاب کی عمدگی کی یہی بہت بڑی ضمانت ہے کہ مولانا امام علی صاحب جیسے فاضل کی تصنیف ہے۔ مجھ کو یقین کامل ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ کتاب مذکور اپنے مقصود کے لحاظ سے کامل و مکمل ثابت ہوگی۔

رضاخانی گروہ نے شریعت مقدسہ کے مقابلے میں ایک مستقل شریعت تصنیف کرلی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ اور طریقۂ صافیہ کے خلاف کھلم کھلا مخالفت کرکے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں خصوصاً کم علم مسلمانوں پر اس کا فریب زیادہ کارگر ہوتا ہے۔ اس گروہ کی اصلاح کے لئے مولانا موصوف نے کتاب تصنیف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور کتاب کو ذریعۂ ہدایت بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

احقر محمد عبدالسلام۔ دارالمبلغین لکھنؤ

۷ صفر ۱۳۹۳ھ

دوسرا ایڈیشن

حمداً و مصلیاً امّا بعد: یہ کتاب جسے چند حضرات کے استفتا پر مرتب کر کے شائع کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت ہی پسند کی گئی اور یہ ایڈیشن بہت تھوڑا تھا۔ چونکہ یہ کتاب شائع ہوتے ہی اہل بدعت نے ایک اشتہار بعنوان "باطل پر کون ہے" شائع کیا تھا جس میں کتاب کا جواب لکھے جانے کی اطلاع چھاپ دی گئی تھی۔ ہم کتاب کے دوسرے ایڈیشن کو اس لئے مؤخر کرتے رہے کہ دیکھیں جواب لکھنے والے حقیقت پر پردہ ڈالنے اور باطل کی تائید کے لئے کیا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ مگر وہ اشتہار ایک افسانہ سے زیادہ کچھ ثابت نہ ہوا۔ اب ہم مخلص حضرات کے پیہم اصرار پر کتاب کے دوسرے ایڈیشن کو نظر ثانی کے بعد آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس مرتبہ کچھ نئے حوالہ جات بھی بڑھا دیئے گئے ہیں اور کاغذ کی گرانی کے سبب بعض عبارتوں کے صرف ترجمہ پر اکتفا کی گئی ہے بعض وہ جو سخت معلوم ہو رہے تھے انہیں نرم کر دیا گیا ہے۔ بہرحال اصل مضمون اپنی جگہ باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ وہ اس حقیر کوشش کو اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین برحق کی حمایت کا ذریعہ بنائے گا۔

منتظمین مدرسہ رئیس العلوم۔ رامپور ضلع کھیری

تیسرا ایڈیشن

حَامِداً وَّمُصَلِّیاً اَمَّابَعْد: اس کتاب سے بہت سے علماء طلباء عوام کو کسی نہ کسی درجہ میں دینی فائدہ پہونچا۔ دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہوچکا ہے اور طالبین برابر آرڈر دے رہے ہیں نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔

اب تیسری مرتبہ چند اضافوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت اشاعت کی برکت اور رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ جیسے مجاہد اہل سنت والجماعت بزرگ کی تقریظ ودعائے قبولیت کا اثر دیکھ چکے ہیں اور انشاء اللہ دیکھتے رہیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مسلمہ کو خاص طور پر ہدایت فرمائی تھی کہ بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہوں گے ایسی حالت میں صحابۂ کرامؓ سے عقیدت ومحبت رکھنے والے ان کے طریقوں پر چلنے والے ہی نجات پاسکیں گے شیطان جو انسان کا دشمن ہے اس نے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کے لئے صحابۂ کرامؓ کی مخالفت کے لئے سبائی فتنہ پھیلایا جو ہر زمانے میں مختلف شکلوں اور فرقوں کی شکل میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ ؎

بدل کے بھیس زمانے میں پھر سے آتے ہیں
اگرچہ پیر ہے آدم جواں ہیں لات ومنات۔

اسی سبائی فتنہ کی ایک شکل نام نہاد بریلوی مسلک رضا خانی مذہب

ہے۔ جس کے بانی اور امام بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب ہیں انکی پیروی کرنے والے عرس ومیلاد وقیام وفاتحہ جیسے فروعی مسائل کو صرف عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لئے آڑ بناتے ہیں۔ ورنہ ان کا اصل ہدف ونشانہ ایسے تمام علماء حق ومصلحینِ امت کو بدنام کرنا، کافر بنانا، بددین کہنا ہے۔ جن اللہ والوں سے دین اسلام خالص شکل میں صحابۂ کرامؓ کے طریقہ پر پھیلا ہے اور پھیل رہا ہے۔ غالباً بریلوی مذہب کا پہلا رکن علمائے اسلام اور دین کی تبلیغ کرنے والوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا، تبرّا بازی اور گالی دینا ہے۔ جو ان کے لٹریچر حسام الحرمین وغیرہ سے اور ان کی اشتعال انگیز تحریروں سے ظاہر ہے دوسرا رکن نئے عقیدے اور نئے مسائل نکالنا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے مختارِ کل قادر مطلق اور کائنات کے مدبر ومنتظم ہونے کا درپردہ انکار کرتے ہیں۔ اور بزرگوں کی تعلیم کے خلاف ان کو خدائی تصرف وانتظام میں ساجھی مانتے ہیں۔ بدعتوں کی تائید میں آیتوں اور حدیثوں کا غلط مطلب نکال کر عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کتاب میں صحیح اسلامی عقائد واعمال۔ قرآن وحدیث اور فقہا ومشائخ کے اقوال کی روشنی میں بیان کرنے کے ساتھ ہی بریلوی (رضاخانی فرقہ) کا دین ومذہب جو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور جس کی پابندی ان پر فرض سے اہم فرض ہے، بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کے سچے خادموں، حضرات صحابۂ کرام کے جانشین، عالموں اور بزرگوں کو کافر کہنے والوں کا کفر خود ان کی طرف لوٹ چکا ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف کی صحیح حدیث پاک میں آیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ یعنی کوئی شخص کسی پر فسق کا الزام نہ لگائے اور کفر کا الزام نہ لگائے۔ ورنہ جس پر الزام لگایا گیا ہے وہ اگر مستحق نہیں ہے تو الزام لگانے والے پر لوٹے گا۔

پچھلے دنوں پلیا کلاں اور پھر کپنار میں جب رضا خانیوں کے اعلیٰ حضرت کی طرف اُن کے لگائے ہوئے کفریات اور ان کے بنائے ہوئے بد دینی کے طوق واپس لوٹتے ہوئے دکھائے گئے۔ بریلویوں کے مولوی صاحبان ہوش وحواس کھو بیٹھے۔ پلیا کلاں میں کہہ دیا کہ ہم حرمین شریفین (مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ) کے علماء کے فیصلے کو نہیں مانیں گے۔ اور تحریروں کے آخری جوابات دیئے بغیر چلے گئے (جس کی پوری روداد "باطل شکن" کتابی شکل میں چھپ چکی ہے) پھر کپنار میں بھی اپنے بنائے ہوئے کفر کے طوق اپنی گردنوں سے نہ اتار سکے۔ اور ہلڑ بازی کر کے بحث کا سلسلہ ہی ختم کرا دیا۔ قدرت کی غیبی تائید ہے کہ حکومت وقت کی عدالت سے بھی رضا خانیوں کو سزا ملی۔ مورخہ ١٩/٩/٧٨ء کو کڈور ضلع چکمگلور اور ٣١/٨/٩٠ء کو شیموگہ صوبہ کرناٹک کی عدالتوں سے جرمانہ اور قید با مشقت کی سزا رضا خانیوں کو سنائی گئی۔

مسلمان بھائیو! غور کرو۔ قرآن وحدیث سے اور اقوالِ فقہا و محدثین و بزرگان دین سے تقریری وتحریری طور پر سورج سے زیادہ روشن دلیلوں کے ساتھ ۔ رضا خانی فرقہ کا گمراہ ہونا ثابت ہی ہو چکا تھا۔ دنیاوی عدالتوں اور سمجھ دار عوام کے تبصروں سے بھی واضح فیصلہ ہو چکا ہے کہ علمائے اہل سنت والجماعت ، (دیوبند) حق پر ہیں۔ صحابۂ کرام کی اسوۂ حسنہ کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ اور اپنے کو سنی کہلانے والے بریلوی رضا خانی اپنی بنائی ہوئی کفر وفسق اور ضلالت وارتداد کی زنجیروں میں ایسا جکڑے ہوئے ہیں کہ اب سوائے توبہ کے بچنے کی کوئی تدبیر نہیں ہے۔ فاعتبروا یااولی الابصار۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تیسرے ایڈیشن کو بھی احقاق حق اور اصلاح امت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ وما علینا الا البلاغ

امام علی عفی عنہ۔ ٩ ربیع الاول ١٤٠٠ھ

ارشادگرامی

حضرت مولانا الحاج حکیم نظام الحق صاحب صدیقی

عمّت فیوضہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:- الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

(امّابعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت کا مفہوم یہ ہے
"اس علم کے حامل آنے والی نسلوں میں سے ایسے عادل لوگ ہوتے رہیں گے
جو دین میں غلو کرنے والوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی حیلہ جوئی اور جاہلوں کی
تاویل کو دین سے جدا کردیں گے۔" (رواہ بیہقی)
ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں فرمایا ہے۔ "یعنی سنت کو بدعت
سے ممتاز کرکے علم کی زیادتی اور اہل علم کے غلبہ کا سبب بنیں گے اور بدعت
کا قلع قمع کردیں گے۔ (مرقات)
اس روایت اور اس کی شرح کو سامنے رکھتے ہوئے آپ اپنے ملک انڈیا
میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے سلسلہ سے منسلک علمائے دارالعلوم
دیوبند وغیرہ کی دینی جدوجہد اور ان کے مخالفین کی تحریف دین کی کوششوں کا
تقابلی مطالعہ کریں۔ تو آپ پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی

کہ ولی اللٰہی جماعت کا بنیادی مقصد کتاب و سنت والے صحیح دین کو پیش کرنا ہے اور ان کے مخالفوں کی تمام جدوجہد بدعات اور احداث فی الدین کے لئے ہے۔ آج کل نام نہاد بریلوی مکتبۂ فکر کے علماء بظاہر اپنے سنی حنفی ہونے کے، دعویدار ہیں مگر سنیت و حنفیت کے سب سے بڑے مرکز دارالعلوم دیوبند کے علماء حق پر کفر کا فتویٰ لگاکر اور عوام میں پھیلی ہوئی بدعات و رسومات کی تائید کرکے سنت نبوی اور طریقۂ صحابہ کرام کو مٹانا بھی چاہتے ہیں۔

ان کے اسی قولی اور اعتقادی و عملی تضاد کو پیش نظر کتاب "حق پر کون ہے"؟ میں واضح کیا گیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے مقبولیت سے نوازے۔ اور ذریعۂ ہدایت بنائے۔ آمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

نظام الحق
مہتمم ادارہ محمودیہ، محمدی، کھیری

ضروری ھدایات

ہر وہ شخص جو سچے دل سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلنا چاہتا ہے۔ اسے یہ ہدایات ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئیں ان کی وجہ سے کوئی بھی گمراہ کرنے والا انشاء اللہ دھوکہ نہ دے سکے گا۔

(۱) قرآن مجید سے جو عقیدے ثابت ہوئے ہیں ان کے خلاف اگر کوئی حدیث پیش کرے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ حدیث نہیں ہے، کیونکہ کوئی حدیث قرآن مجید کی آیت کے خلاف نہیں ہو سکتی اور عقیدوں میں نسخ ہوتا نہیں ہے

(۲) قرآن مجید کی آیت یا کتب حدیث کی کسی روایت کا ایسا مطلب اگر کوئی بیان کرے جو صحابۂ کرامؓ و ائمہ دین سے منقول نہ ہو وہ ترجمہ و مطلب معتبر نہ ہوگا جیسا کہ "شاہد" کا ترجمہ "حاضر و ناظر" مولانا احمد رضا خانصاحب نے کیا ہے جو ابتک کسی مستند مفسر نے نہیں کیا اور اسلام کے بنیادی عقیدہ کے بھی خلاف ہے اور خود انکے تمہید والے ترجمہ کے خلاف ہے جسمیں "گواہ" لکھا ہے۔ ؏

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

(۳) پیغمبروں کے معجزے اور بزرگوں کی کرامتیں اللہ کے حکم اور اختیار کے ماتحت ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے اپنے مقدس پیغمبروں کے ذریعے چاہا، معجزہ ظاہر کروادیا اور وہی جب چاہتا ہے بزرگوں سے کرامتیں ظاہر کروا دیتا ہے اسلئے کوئی شخص معجزوں اور کرامتوں کو پیش کر کے انبیاء علیہم السلام یا اولیائے

کرام کو مختار کل اور متصرف، قادر، فریادرس اور مشکل کشا ثابت کرنا چاہے اس کا بیان اس اصول شرعی کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل اعتبار نہ ہوگا۔

(۴) ایسے پڑھے لکھے جو اسلام کے بنیادی احکام توحید و رسالت، نماز و روزہ حج و زکوٰۃ، حقوق اللہ و حقوق العباد کی تعلیم دینے کے بجائے ایسے مسائل کو زیادہ بیان کریں جو زائد از زائد مستحب و مستحسن ہوں اور ان پر عمل نہ کرنے والوں کو بد مذہب بتلاتے ہوں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسے لوگ دین کی ترتیب بدلکر گمراہی کے بیج بور ہے ہیں ایسے ہی لوگ حرمین مقدسین (مکہ، مدینہ زادہما اللہ شرفاً و فضلاً) کی حفاظت کرنے والوں اور وہاں کے علمائے کرام و باشندوں کو مسلمان نہ سمجھتے ہوں وہ بھی راہ حق سے پھر گئے۔ کیونکہ صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ "وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا" جس کا اقرار تمہید کے آخری صفحہ پر بریلوی اعلیٰ حضرت نے بھی کیا ہے۔ وللہ الحجۃ البالغہ۔

(۵) فرض و واجب اور سنت کو غلط طریقہ سے لوگ ادا کریں تو غلطی کی اصلاح کی جائے گی اس عمل مشروع کو نہ چھوڑا جائے گا اور مباح و مستحب و نفل کو جب لوگ غلط طریقہ پر کرنے لگیں گے اور اسے لازم جاننے لگیں تو اصلاح ہونے تک وہ عمل بھی چھوڑنا ضروری ہوگا۔ واللہ الموفق۔

امام علی عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ایک اہم استفتاء

علمائے دین و مفتیان شرع متین اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟

اس زمانہ میں جب کہ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق سے رہنے اور اسلام کی خدمت میں تن من دھن سے لگنے کی ہمیشہ سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر جگہ دین کے نام پر اختلاف موجود ہے۔ کوئی اپنے کو سنی، دوسرے کو وہابی، دیوبندی کہتا ہے۔ کوئی اپنے کو قرآن و حدیث کی پیروی کرنے والا اور اہل سنت و جماعت کہتا ہے اور دوسرے کو بدعتی، بریلوی، رضاخانی بتلاتا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑا ہونے لگتا ہے۔ اس لئے ہمیں صاف صاف کھلے لفظوں میں قرآن و حدیث و فقہ سے ثابت کرکے بتلایا جائے کہ کون لوگ حق پر ہیں؟ علمائے دیوبند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پیش کرتے ہیں۔ یا علمائے بریلی۔ اور صراط مستقیم کیا ہے؟ جس پر ہم سب چلیں۔ اور جو لوگ دین نبوی کے خلاف ہیں ان سے ہمیں جواب حوالوں اور دلیلوں کے ساتھ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے۔

فتویٰ پوچھنے والے حضرات۔

باشندگان رائپور، گھنسی، بسہرا، امیٹھی بلہری ضلع کھیری، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب واللہ الموفق للصواب وھو المستعان:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ الظَّنِّ مِنَ الْعِبَادَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ هُمْ سَادَةٌ لِلْاُمَّةِ وَقَادَةٌ،

اَمَّا بَعْد :

برادرانِ اسلام :- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مسلمانوں کا اتحاد و اتفاق بیشک ضروری ہے مگر اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی کوئی خاص مصلحت ہے کہ فتنہ پھیلانے والے ہر زمانے میں موجود رہے ہیں اور آج بھی موجود ہیں۔ اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ سچی خبر دینے والے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جائیے کہ آپ نے امت میں ظاہر ہونیوالے فتنوں اور ان سے بچنے کا راستہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ارشادات میں بیان فرما دیا ہے۔ اس سلسلہ کی چند حدیثیں ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث ۱ :- ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفرق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا۔ من ھی یا رسول اللہ قال۔ ما انا علیہ واصحابی۔

مشکوٰۃ شریف ص۳ نقلا عن الترمذی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :" بیشک بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقے ہو گئے تھے اور میری امت میں تہتر فرقے ہونگے سوائے ایک فرقہ کے سب جہنمی ہیں" صحابہ کرامؓ نے پوچھا! اے اللہ کے رسول وہ کون فرقہ ہے؟ آپ نے فرمایا جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ترجمہ حدیث

حدیث ۲ :- فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم۔ فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ و مشکوٰۃ ص۳۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- پس بیشک جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ پس لازم پکڑو میرے طریقے کو اور ہدایت کے پیکر خلفائے راشدین کے طریقے کو۔ اسی پر اعتماد کرو۔ اسی کو دانتوں سے پکڑو

اور خبردار دین میں نئی باتوں سے بچے رہنا۔ ہر نئی بات بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔" (ترجمہ حدیث)

فائدہ:۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ فرقہ بندی اور اختلاف ہونا ہی تھا اور ایسی حالت میں حق پر صرف وہی فرقہ ہے جو صحابۂ کرامؓ کے طریقہ پہ ہے۔

حق پر ہونیوالوں کی پہچان

ہر فرقہ دعویٰ کر سکتا تھا کہ ہم صحابۂ کرامؓ کے طریقہ پر ہیں۔ قربان جائیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ آپ نے حق پر ہونے والوں کی پہچان بھی بتلادی ہے:۔ اسے بھی ملاحظہ فرمالیں

حدیث ۱۲:۔ انّ الدّین بدأ غریبا وسیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء وھم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی۔ رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ص۳۰۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک دین مسافرانہ اجنبی حالت میں شروع ہوا تھا اور جلد ہی اپنی شروع والی حالت جیسا ہو جائے گا۔ اس لئے مبارکبادی ہو (دین کے لئے) اجنبی بننے والوں کے لئے اور وہ ایسے ہیں جو میرے بعد میری سنت میں لوگوں کے پھیلائے ہوئے فساد کی اصلاح کرتے ہیں (ترجمہ حدیث)

حدیث ۱۳:۔ لایزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لایضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ۔ (مشکوٰۃ شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی۔ مدد کی ہوئی، جو ان کی مخالفت کرے گا ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آجائے۔ (ترجمہ حدیث)

حدیث ۱۴:۔ من تمسّک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید۔ (مشکوٰۃ ص۳۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے میری امت میں فساد کے وقت میری سنت پر مضبوطی سے عمل کیا اسکے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے (ترجمۂ حدیث)

حدیث ۲:- ان اللہ عزّ وجل نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجد قلوب اصحابہ خیر قلوب العباد فجعلہم وزراء نبیہ فما راٰہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن" رواہ احمد فی مسندہ وکنز العمال وکتاب العلل المتناھیۃ لابن الجوزی۔ -

ترجمہ:- بیشک اللہ بزرگ و برتر نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کے بعد بندوں کے قلوب کو دیکھا تو ان کے اصحاب کے دلوں کو تمام بندوں کے دلوں سے اچھا پایا اسی لئے انھیں اپنے نبی کا وزیر بنایا۔ تو جس کو مسلمان (صحابۂ کرامؓ) اچھا سمجھیں وہی اللہ کے نزدیک اچھا ہے"

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حق پر وہی لوگ ہیں جو بدعتوں کو مٹا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے طریقوں کو پھیلاتے ہیں ایسوں کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔ اس زمانے میں یہ خدمت علمائے دیوبند انجام دے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ اسی دین کی تبلیغ کر رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور ان کے صحابۂ کرامؓ نے پیش فرمایا تھا۔ اس لئے آپ حضرات انھیں علماء حق کے فتویٰ پر عمل کریں اور بریلوی جماعت کے لوگ بہت سے نئے عقائد و مسائل کو دین بتلا کر لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں ان سے بچیں، اہل علم و عقل ان سے بچتے ہیں اسی لئے وہ جاہل عوام کو پھانسنے کے لئے جاہلی رسموں کو جائز کہتے ہیں یا چپ رہکر ان کی تائید کرتے ہیں، ان کے غلط فتووں پر عمل نہ کرنے ہی میں نجات ہے۔

اب ہم قرآن و حدیث کے حوالوں اور ائمہ دین کے اقوال سے صحیح

اسلامی عقائد و احکام ایک جانب لکھتے ہیں جن کی معتبر علمائے دیوبند جانتے ہیں اور دوسری جانب بریلوی فرقہ کی کتابوں کے حوالوں سے جو عقائد و اعمال ثابت ہیں۔

وہ لکھتے ہیں انشاءاللہ ہر غور سے پڑھنے والا آسانی سے اس نتیجہ پہ پہونچ جائے گا کہ علمائے دیوبند حق پر ہیں اور صراط مستقیم پہ گامزن ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

امام علی عفی عنہ

خادم درس و افتاء و تبلیغ۔ ادارہ محمودیہ
محمدی۔ ضلع کھیری۔ لکھیم پور
۱۰ شوال ۱۳۹۲ھ

Azeem Book Depot Deoband (U.P.)

عقائد کا بیان

سنیتم من نعرۃ اللہ اکبری زنم
دم ز بوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدریؓ زنم

عقیدہ
شریعت کی پیروی فرض ہے

اسلام کے عقیدے

شریعت اسلامی کی پیروی ہر مکلف پر اس کے حالات کے مطابق فرض ہے اور شریعت کے علاوہ ہر خود ساختہ دین و مذہب باطل اور قابل رد ہے۔

ثبوت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ ۳ ع ۱ آل عمران)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت

بریلویوں کے عقیدے

بریلویوں کے خیال میں شریعت کی پیروی امکان بھر کرے البتہ انکے امام اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خانصاحب کا دین و مذہب جو انکی کتب سے ظاہر ہے اسکی پابندی ہر فرض سے اہم فرض ہے

ثبوت

دیکھو وصایا شریف اعلیٰ حضرت بریلوی (شائع کردہ: مکتبہ کلیمی اہل سنت ناظر باغ۔ کانپور) جسکے ٹائٹل پر لکھا ہے "مسلمانوں کے لئے انمول دستور العمل"۔ اس دستور کے صفحہ ۱۲ پر یہ خاص وصیت تحریر ہے جو درج ذیل ہے۔

"رضا حسین، حسنین اور تم سب محبت و

میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔
إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ
پ ۳، ع ۱ آل عمران　　ترجمہ: بلاشبہ دین حق اور مقبول، اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔
اس مفہوم کی دوسری آیتوں کو اختصار کی وجہ سے نہیں لکھا جا رہا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (مسلم شریف)
ترجمہ: بہترین باتوں کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہترین راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے اور بدترین امور وہ ہیں جو دین میں نئے نکالے جائیں اور دین میں ایجاد کی ہوئی ہر نئی چیز گمراہی ہے۔
فقہ کے چاروں اماموں کا قول
فقد صح عنه انه قال اذا صح الحديث فهو مذهبي وقد نقل لذالك ابن عبد البر عن ابي حنيفة وغيره من الائمة ونقله ايضا

اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔" حتی الامکان کے معنیٰ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے۔ معلوم ہوا کہ شریعت کی پیروی اسی حد تک لازم ہے جتنی ہو سکے مگر اپنے دین و مذہب کی پابندی تمام فرضوں سے اہم فرض ہے۔ افسوس کہ دنیا سے رخصت ہونے کے وقت بھی قرآن و حدیث والے دین کے علاوہ اپنی کتابوں والے دین کی پیروی کو فرض بتلا گئے　　ہم نیک گمان رکھتے ہوئے یہ تاویل کر سکتے تھے۔ کہ میرا دین و مذہب سے اسلام مراد ہے اور اسے (میرا) محبت میں کہا ہے مگر جب ہم نے ان کی کتابوں کو دیکھا تو ان میں اسلام کے عقیدۂ توحید و رسالت ہی میں تلبیس و تحریف کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے ہم کہنے پر مجبور ہیں شریعت کے علاوہ اپنی نکالی ہوئی عقیدۂ عمل کی بدعتوں کی طرف میرا دین و مذہب

اسلام کے عقیدے

الامام الشعرانی عن الائمة الاربعة۔ یعنی امام صاحب سے صحیح سند کے ساتھ یہ نقل ہے کہ آپؒ نے فرمایا جو حدیث صحیح سے ثابت ہو جائے وہی میرا مذہب ہے۔ اس قول کو ابن عبد البرؒ نے امام ابو حنیفہؒ اور ان کے علاوہ دوسرے اماموں سے بھی نقل کیا ہے۔ اور امام شعرانیؒ نے بھی اس قول کو چاروں اماموں سے نقل فرمایا ہے (مقدمہ شامی ص۶۳)

دیکھو! چاروں امام حدیث کے مقابلہ میں اپنے قول کے رد کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ امام شافعیؒ سے یہاں تک منقول ہے فانا راجع عنہا فی حیاتی وبعد مماتی یعنی کتاب و سنت کے خلاف اگر میں نے اپنی کتابوں میں کچھ لکھا ہو اسے واپس لے رہا ہوں، اپنی زندگی میں اور اپنے انتقال کے بعد بھی بڑے بڑے بزرگوں نے بھی کتاب و سنت

بریلویوں کے عقیدے

کہ کر اشارہ کیا ہے ایک صاحب نے یہ تاویل کی ہے کہ دین و مذہب سے عقائد مراد ہیں اور شریعت سے احکام فروعی مراد ہیں۔ یہ تاویل جب صحیح ہو سکتی ہے کہ دین کے ساتھ مذہب کا لفظ نہ موجود ہوتا اصطلاح فقہ میں مذہب فروعی احکام کو کہتے ہیں۔ عقائد کے لئے مذہب کا لفظ اصطلاح فقہ میں نہیں آتا ہے پھر اس وصیت میں اتباع شریعت کو ایسے طریقہ سے ذکر کیا کہ "میرے دین و مذہب" کے مقابلہ میں اس کی اہمیت کم محسوس ہونے لگتی ہے شاید اسی وصیت پر عمل کرتے ہوئے بریلوی جماعت کے لوگ جس درجہ بدعات کی پابندی پر زور دیتے ہیں اپنی تقریروں، تحریروں میں ارکان اسلامی پر اتنا زور نہیں دیتے اس جماعت کا پورا لٹریچر ہمارے اس دعوے کی تائید میں ہے۔ الا ماشاء اللہ انتخاب قدیری کا یہ شعر پڑھیئے۔ ؎

اسلام کے عقیدے	بریلویوں کے عقیدے
کی اتباع اور شریعت کی مخالفت سے بچنے کا حکم دیا ہے۔	مسلک اعلیٰ حضرت ہی ہے دین حق اسکی حد سے جو باہر نکل جائیگا کل بروز قیامت خدا کی قسم دیکھنا وہ جہنم میں جل جائیگا

عقیدہ ۲۱

درود وسلام پڑھنا

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ تمام پیغمبروں، فرشتوں اور خصوصیت سے آخری رسول انورؐ اور انکی آل واصحاب پر درود وسلام پڑھنا لازم ہے۔ انکے سوا کسی دوسرے پر اس کا نام لیکر مستقل درود وسلام پڑھنا جائز نہیں ہے۔

ثبوت

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

(پ۲۲ ع ۴ ۱۴۔۱۔احزاب)

ترجمہ:۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر پر اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر رحمت بھیجا کرو

بریلویوں کے نزدیک انکے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب اور انکے جانشینوں پر نام بنام درود وسلام پڑھنا جائز ہے۔ بلکہ شجرہ میں چھاپ کر ہر مرید ومعتقد کے لئے عملی اعتبار سے لازم کردیا گیا ہے۔

ثبوت

دیکھو شجرۂ حشمتی کتب خانہ اہل سنت۔ پیلی بھیت جس میں انیس القابکے ساتھ۔ اپنے اعلیٰ حضرت پر درود وسلام پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ لکھتے ہیں۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الْہُمَامِ امام اَہْلِ سُنَّۃِ رسول اللہ وحامل شریعۃ

اسلام کے عقیدے

اور خوب سلام بھیجا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہؓ کو اسطرح درود پڑھنا سکھایا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (مشکوٰۃ ص۸۶)

امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا۔

لا یصلی علی غیر الانبیاء والملٰئکۃ ومن صلّ علی غیرھما لا علی وجہ التبعیۃ فھو غال من الشیعۃ التی تسمیھا الروافض (فقہ اکبر ص۲۰۴ مطبوعہ مجیدی کانپور)

انبیاء وملائکہ کے علاوہ کسی پر درود نہ پڑھا جائے اور جو شخص انکے علاوہ کسی پر درود پڑھے اور وہ تبعیت کے طور نہ ہو تو وہ شریعت کی حد سے بڑھنے والا شیعہ فرقہ سے ہے

بریلویوں کے عقیدے

رسول اللہ ومحمد مکۃ رسول اللہ ومحی دین رسول اللہ وموصلۃ الی حضرت رسول اللہ وشفیعنا عند رسول اللہ والفانی فی رسول اللہ والباقی برسول اللہ ومظھر جلال رسول اللہ ومرأۃ جمال رسول اللہ وارث علوم رسول اللہ وحبیب محبوب اللہ سیدنا وسندنا وکنزنا وذخرنا الیومنا وغدنا ومرشدنا اعلیٰ حضرت الشیخ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان القادری البرکاتی البریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے پر درود

اللّٰھم صلّ وسلم علیہ وعلیھم جمیعا وعلی عبدک الفقیر مصطفیٰ رضا القادری

مولوی حشمت علی پر درود

اللّٰھم صلّ وسلم وبارک علیہ وعلیھم وعلی عبدک الفقیر الی الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان القادری البرکاتی الرضوی المجددی الکھنوی

اسلام کے عقیدے	بریلویوں کے عقیدے
جس کا نام روافض رکھا گیا ہے	

عقیدہ ۳

اللہ تعالیٰ ہی مالک حقیقی اور مختار کل ہے!

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہانوں کا مالک ہے سب کچھ اسکے اختیار میں ہے وہ جس کو چاہے دے جو چاہے چھینے کوئی اس کے فیصلہ کو رد نہیں کر سکتا

ثبوت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(پ ۳ ع ۱۱ سورۂ آل عمران)

ترجمہ:۔ اے محمدؐ آپ یوں کہیئے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کا۔ تو جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے

بریلویوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سب اختیارات حاصل ہیں اور ان کے طفیل میں بزرگوں کو بھی۔ اصل عبارتیں نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

ثبوت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضورؐ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں۔ جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں لے لیں تمام جہاں میں انکے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہان انکا محکوم ہے، وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انھیں اپنا مالک نہ جانے

اسلام کے عقیدے

ملک چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے پست کر دیتا ہے۔ تیرے ہی اختیار میں ہے سب بھلائی بلاشبہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کرادیا۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ

(پ ۱۱، ع ۱۰، سورۂ یونس)

ترجمہ:۔ آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کیلئے کسی نفع اور کسی ضرر کا اختیار ہی نہیں رکھتا مگر جتنا خدا کو منظور ہو۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(پ ۱۱، ع ۱۵، سورۂ یونس)

ترجمہ:۔ اگر تمکو اللہ کوئی تکلیف پہنچادے تو اسکے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں

بریلویوں کے عقیدے

حلاوت سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے۔ تمام جنت انکی جاگیر ہے۔ ملکوت السمٰوٰت والارض حضور کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دیدی گئیں۔ رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے (بہار شریعت حصہ اول صہ ۲۲)

خط کشیدہ الفاظ کے علاوہ سب غلط ہے۔ مولوی حشمت علی صاحب لکھتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانوں اور جنتوں کی کنجیاں انھیں دے دیں دنیا والوں کو جو کچھ ملا اور ملے گا وہ سب انھیں کے ہاتھ سے ملا۔ اور ملیگا۔ (شمع ہدایت چہارم صہ ۵)

حاشیہ: لے جب جنت اور اسکی ہر چیز کے مالک حضور ہی ہیں تو شفاعت آپ کس کیا منے کریں گے شفاعت اور ملکیت دونوں ایک شخص میں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔ بریلوی معلوم ہوتا ہے در پردہ شفاعت کے منکر ہیں

اسلام کے عقیدے

اور زمین میں جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے کم دیتا ہے اور حضور کا پورا جاننا الا جب اللہ نے خود ہی بہت سی آیتیں بیان فرمانے کی وجہ سے معلوم نہیں علم تھا۔

بریلویوں کے عقیدے

دفع بلا و حصول عطا، کیا تمام جہان اور اس کا نظام صاحب الضمیر کے دم قدم سے ہے۔

(کتاب مذکور صفحہ ۱۳)

عقیدہ ۵

شریعت بنانا!

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ شریعت کا بنانا اللہ کے اختیار میں ہے اس نے جو چاہا حلال کیا۔ جو چاہا حرام کیا جسے چاہے بخشے جسے چاہے نہ بخشے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے حلال و حرام کو بیان فرمایا اور جس کسی پر کوئی فرض معاف کیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاف کیا خود مختار نہیں ہیں۔

ثبوت:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (پ ۲۸ سورۂ تحریم)

بریلویوں کا اس سلسلہ میں یہ عقیدہ ہے "احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے ہیں جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کیلئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔

(بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۱۳)

(مزید) ثبوت

حرام دو قسم پر ہے۔ ایک خدا کا حرام، ایک رسول کا حرام اور دونوں یکساں ہیں۔ وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کے خلاف نہیں ہوتا۔ تمام جہان ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں

اسلام کے عقیدے

ترجمہ:۔ اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپکے لئے حلال کیا ہے آپ اس کو کیوں حرام فرماتے ہیں، اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى (پ۲۷ النجم)

ترجمہ:۔ اور آپ اپنی خواہش نفسانی سے نہیں بتلاتے۔ ان کا ارشاد نہیں مگر وحی جو انکے پاس بھیجی جاتی ہے۔

بریلویوں کے عقیدے

"صلی اللہ علیہ وسلم"

(کتاب مذکور ص۱۰۱)

حضور کارخانۂ الٰہی کے مختار کل ہیں۔ (کتاب مذکور ص۱۵۵)

حضور حاکم ہیں، صاحب فرمان ہیں، مالک افتراض ہیں، دالی تحریم ہیں۔

(کتاب مذکور ص۱۵۸)

عقیدہ ۶

اللہ تعالیٰ کی بندگی فرض ہے سب اسی کے بندے ہیں

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، وہی تنہا سب کا معبود ہے، اس کے علاوہ کسی کی بندگی و عبادت شرک ہے۔

ثبوت

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ

بریلوی اپنے کو احمد رضا خاں صاحب کے بندے سمجھتے ہیں اور خاں صاحب کو رسول اللہ کا بندہ جانتے ہیں اور اپنے کو عبید الرضا احمد رضا کے بندے[1] لکھتے اور کہتے ہیں۔

ثبوت

بہار شریعت حصہ اول میں بسم اللہ

[1] اگرچہ بندہ کے معنی غلام بھی ہیں مگر اس دو معنی والے لفظ کو ہر موقع پر بار بار استعمال کرنا عقیدۂ بندگی کا قرینہ ہے

اسلام کے عقیدے

وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ
کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ
کُوْنُوْا رَبَّانِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ
الْکِتَابَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ
(پ۳ عمران)

ترجمہ: کسی بشر سے یہ بات نہیں
ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور
فہم نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں
سے یہ کہنے لگے کہ میرے بندے بن جاؤ
خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر لیکن وہ یہی کہے گا
تم لوگ اللہ والے بن جاؤ ، بوجہ
اس کے کہ تم پڑھتے ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ہرگز
نہ کہے عبدی یعنی میرا بندہ اور اُمتی یعنی
میری بندی۔ تم سب اللہ کے بندے ہو
اور سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں لیکن کہنا
چاہئے میرا غلام میری لونڈی اور میرا خادم میری
خادمہ اور غلام اپنے آقا کو اپنا رب نہ کہے
ہاں یہ کہنا چاہئے میرا آقا مشکوٰۃ شریف ج۲ باب الاسامی

بریلویوں کے عقیدے

سے پہلے لکھا ہے ؎

اللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

ترجمہ: اللہ محمد کا رب ہے ان
پر درود و سلام ہو، ہم محمد کے بندے
ہیں ان پر درود و سلام ہو"

اس فرقہ کے مشہور شاعر جمیل
قادری قبالۂ بخشش کے ص۱۲ پر مقطع
میں کہتے ہیں ؎

میں ہوں بندہ رضا کا اور رضا احمد کے بندے ہیں
جمیل قادری میں یوں ہوا بندہ محمد کا

اعلیٰ حضرت الامن والعلیٰ ص۲۶
پر لکھتے ہیں۔

" اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
بندہ کہنا شرک نہیں ہے"

اُن کے جانشین مولوی حشمت علی
نے اپنے کو شجرہ میں عبید الرضا یعنی احمد
رضا کے بندے کی جگہ لکھا ہے۔ اعلیٰ حضرت
الامن والعلیٰ ص۶۰ پر لکھتے ہیں" حضور کو اپنا رب
کہنا شرک نہیں جب کہ مجاز مراد ہو۔

عقیدہ ۷

اللہ تعالیٰ مدبر عالم اور بیٹا بیٹی دینے والا ہے

اسلام کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مدبر عالم اور بیٹا بیٹی دینے والا ہے وہ بلا ظاہری اسباب بھی پیدا کرسکتا ہے اسی نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی قدرت سے بلا باپ پیدا فرمایا۔

ثبوت:۔ (۱) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۔

(پ ۲۵ ع ۲ الشوریٰ)

ترجمہ:۔ اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے، یا ان کو جمع کردیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے بیشک وہ جاننے والا قدرت والا ہے۔

(۲) اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ

بریلویوں کے نزدیک پیغمبر، بزرگ فرشتے بھی کاروبار جہاں میں تصرف کرتے ہیں۔ تدبیر عالم کا اختیار انھیں حاصل ہے۔ وہ بیٹا، بیٹی بھی دے سکتے ہیں۔

ثبوت:۔ اعلیٰ حضرت "الامن والعلیٰ" ص۲۲ پر لکھتے ہیں "آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک حضور سیدنا غوث اعظم پر سلام نہ کرے"۔[1]

اس کتاب کے ص۱۳ پر ہے "اولیاء کرام بعد انتقال تمام عالم میں تصرف کرتے اور کاروبار جہاں کی تدبیر فرماتے ہیں۔ اسی کتاب میں لکھتے ہیں۔

"جبرئیل نے بیٹا دیا" اور قرآن مجید کی، نسبت مجازی کو نسبت حقیقی سمجھ کر یا سمجھا کر کلام خداوندی پر یہ افترا کیا ہے کہ "قرآن مجید سیدنا عیسیٰؑ کو جبرئیل بخش بتا رہا ہے"

[1] بڑے پیر کے پیدا ہونے سے پہلے سورج کیسے نکلتا تھا؟ بریلوی صاحبان ہی بتلائیں۔

اسلام کے عقیدے

— قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

(پ ۳ آل عمران ع ۱۴)

ترجمہ :۔ بیشک حالت عجیبہ عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک مشابہ حالت عجیبہ آدم کے ہے انکو مٹی سے بنایا پھر ان کو حکم دیا کہ ہو جائیں۔ بس وہ ہو گئے۔

بریلویوں کے عقیدے

آگے لکھتے ہیں " اللہ اللہ اب تو جبرئیل بیٹا دیرہے ہیں" حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے پاس فرشتہ بھیجکر اپنا پیغام بھیجا تھا کہ ہم تمہیں بلا شوہر کے ہی لڑکا دیں گے مگر فاضل بریلوی نے لکھدیا کہ جبرئیل نے بیٹا دیا استغفر اللہ من ہذا التاویل والتلبیس والتحریف اسی کتاب کے صفحہ پر لکھتے ہیں کہ " نبی بخش عطا رسول وغیرہ نام شرک نہیں ہیں"

عقیدہ ۸

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ برحق ہے

اسلام کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم تکوینی سے کوئی مخلوق انکار نہیں کرسکتی۔ اور اللہ تعالےٰ کا فیصلہ جھوٹا نہیں ہوتا سب اس کے فیصلہ کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہیں حکم تشریعی میں جن کو اختیار ملا ہے وہ بھی اختیار مستعار ہے۔

ثبوت

(۱) اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کا خیال ہے کہ اُتری ہوا نے اللہ کا حکم ملنے سے انکار کردیا۔ اس جرم میں اُتری ہوا کو اللہ نے بانجھ کردیا۔ اس سے پانی نہیں برستا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اتری ہوا سے بار بار پانی برستا ہے۔

ثبوت

اعلیٰ حضرت نے " الملفوظ " حصہ چہارم صفحہ پر فرمایا۔ " غزوۂ احزاب کا واقعہ

اسلام کے عقیدے

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (آل عمران)

ترجمہ۱. کیا پھر دین خداوندی کے سوا اور کسی طریقہ کو چاہتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ کے سامنے سب فرماں بردار ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے اور بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے.

(۲) اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(سورۂ یٰسین)

ترجمہ۲. جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، بس وہ ہو جاتی ہے تو اس کی ذات پاک ہے جس کے دست قدرت میں ہر چیز کا

بریلویوں کے عقیدے

ہے رب عزوجل نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی شمالی ہوا کو حکم ہوا جا اور کافروں کو نیست و نابود کر دے اس نے کہا الحلائل لا یخرجن باللیالی. بیبیاں راتکو باہر نہیں نکلتیں فحاتھما اللہ تعالیٰ تو اللہ نے اسکو بانجھ کر دیا اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا پھر صبا یعنی پروائی سے فرمایا

اس نے عرض کیا ہم نے سنا اور اطاعت کی اور وہ گئی اور کفار کو برباد کرنا شروع کیا صرف ایک خندق درمیان میں تھی اس پار مسلمان تھے، اس پار کفار ادھر صبح تک چراغ جلتے رہے اور دوسری طرف اونٹ بارہ بارہ کوس پر گرے تو پروائی کو نعمت دی کہ بارش اسی کے ساتھ ہوتی ہے. اس عبارت میں تین باتیں غلط ہیں.

(۱) اتری ہوا نے خدا کا حکم نہیں مانا.

(۲) اتری ہوا کو سزا میں خدا نے بانجھ کر دیا اس سے بارش نہیں ہوتی.

اسلام کے عقیدے	بریلویوں کے عقیدے
پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسکے پاس لوٹ کر جانا ہے.	(۳) بارش صرف پڑا ہوا[1] سے ہوتی ہے.

عقیدہ ۹

اللہ کے غیر سے دعا کرنا اور امور غیر عادیہ میں مدد مانگنا شرک ہے

اسلام کا عقیدہ ہے کہ دعا عبادت ہے جسے صرف اللہ سے کرنا چاہیئے انبیاء کرام اور بزرگان دین وغیرہم سے دعا کرنا توحید کے خلاف ہے اور امور غیر عادیہ میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو مدد کے لئے پکارنا شرک ہے اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے بارے میں یہ سمجھنا کہ وہ دور و نزدیک سے ہماری پکار سنتے ہیں اور اپنے ارادہ واختیار سے مدد کو پہونچتے ہیں. توحید کے خلاف ہے.

ثبوت :- قرآن مجید کی آیات!

(۱) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط

(۲) وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ

بریلویوں کے نزدیک امور غیر عادیہ میں بھی اللہ کے سوا دوسروں کو مدد کے لئے پکارنا جائز ہے. انبیاء کرام و اولیائے عظام سے دعا کرنا ان سے رزق خیر اور اولاد وغیرہ مانگنا پسندیدہ ہے جو لوگ مزاراتِ اولیاء سے مدد چاہنے کا انکار کریں وہ بے دین ہیں. اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کو کائنات میں تصرف کرنیکا اختیار دیدیا ہے انھیں دور و نزدیک سے پکارنا جائز ہے وہ سب کی فریادیں سنتے اور مدد کو پہونچتے ہیں.

---

[1] اصل واقعہ یہ نقل ہے کہ پردا ہوا نے اتری ہوا سے کہا تھا. باقی باتیں زائد ہیں.

(دیکھو سورۂ احزاب

اسلام کے عقیدے

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

(۳) اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ

(۴) وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(۵) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

یہ آیتیں اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارنے، ان سے دعا کرنے، مدد چاہنے سے منع کر رہی ہیں اور ایسا کرنیوالونکو گمراہ اور عذاب کا مستحق ٹھہرا رہی ہیں۔

(۶) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ

ترجمہ:۔ اور بعض لوگ ہیں جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو بھی شریک خدائی قرار دیتے ہیں ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ تعالیٰ سے، رکھنا فرض ہے۔ اور جو مومن ہیں انھیں اللہ سے قوی محبت ہے۔

جو اللہ تعالےٰ کی صفتیں دوسرے

بریلویوں کے عقیدے

ثبوت

مزارات اولیاء سے استمداد (مدد چاہنے) کے منکرین، ملحدین، بے دین ہیں۔ (الامن والعلی ص۱۳)

اولیائے کرام کی روحیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں، اپنے متوسلین کی مدد کرتی ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں۔ (الامن والعلی ص۹)

مسئلہ استمداد و اعانت محبوب ہے یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو۔

مسئلہ انکو دور و نزدیک سے پکارنا سلف صالح[1] کا طریقہ ہے (بہار شریعت حصہ اول ص۱)

الملفوظات ص۳۷ حصہ اول پر بلا کسی استثناء اور بلا کسی قید کے کسی زور دار طریقہ سے لکھا ہے۔ "اللہ اللہ اہل اللہ

---

[1] سلف صالح سے نہ جانے کون مراد ہے کیونکہ صحابۂ کرام و ائمہ دین و علمائے کرام سب کے نزدیک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو صفت نہیں ہے کہ وہ دور و نزدیک سے یکساں سنے۔

اسلام کے عقیدے

میں مانتا ہے، ان سے دعائیں کرتا ہے اور استمداد و اعانت میں شریک قرار دیتا ہے جو ایمان کے خلاف کرتا ہے۔

حدیث شریف سے ثبوت۔

مشکوٰۃ شریف باب التوکل ص۴۵۳ پر ایک طویل روایت جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور کے پیچھے تھا، آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اس کو روبرو پائے گا۔ (ان حقوق میں سے یہ بھی ہے) کہ جب تو کچھ مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے مدد چاہ اور یقین کر لے کہ اگر سب لوگ نفع پہونچا سکنے کے لئے جمع ہوں، تو ہرگز نفع نہیں پہونچا سکتے، لیکن وہی جو اللہ نے تیرے لئے مقدر کر دیا ہے اور اگر نقصان پہونچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو ہرگز نقصان نہیں پہونچا سکتے۔ مگر وہی جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لئے گئے، اور کاغذ خشک ہو گئے

بریلویوں کے عقیدے

(اللہ والے) کی زندگی، اللہ تبارک و تعالےٰ کی ایک اعلیٰ نعمت ہے۔ انکی ذات پاک سے ہر مصیبت ٹلتی ہے اور ہر آڑی مشکل آسان ہوتی ہے"

صحابہ کرام پر اتہام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "یہی اعتقاد صحابہ کرام کا تھا کہ حضور کارخانۂ الٰہی کے مختار کل ہیں" الامن والعلیٰ ص۳۲

جو چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اسے غیر کے لئے بعطائے الٰہی ماننا کبھی شرک نہیں ہو سکتا، نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں۔ تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں" الامن والعلیٰ ص۸۹

بریلوی فرقہ کے اعلیٰ حضرت کے مذکورہ اصول پر مکہ کے مشرک بھی مشرک نہ ٹھہریں گے۔ کیونکہ ان کا کہنا تھا لَا شَرِيكَ لَكَ إِلَّا شَرِيكًا أَنْتَ تَمْلِكُهُ اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں۔ مگر ایسے شریک جن کا تو مالک ہے"

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ

اسلام کے عقیدے

اس حدیث کو لکھ کر بڑے پیر صاحبؒ فتوح الغیب مقالہ ص۴۳ میں لکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ اور اپنے جسم کا اندرونی اور بیرونی لباس بنائے اور اپنی ہر بات میں اسی کو پیش نظر رکھے اور اپنی تمام حرکات وسکنات میں اس پر عمل کرے تاکہ دنیا و آخرت میں سلامتی سے رہے اور اللہ کی رحمت سے عزت پائے۔"

ائمہ فقہ، علمائے حق اور صوفیائے کرام سے ثبوت:— فتاویٰ شامی جلد ۲ ص۱۲۹ پر اولیاء کرام کے مزارات پر چراغاں کرنے، نذریں چڑھانے اور خدا کے علاوہ کے لئے نذر و منت ماننے کے حرام ہونے کی وجہیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اِنْ ظَنَّ اَنَّ المیّتَ یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ واعتقادہ ذٰلکَ

بریلویوں کے عقیدے

ہم اپنے معبودوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں تاکہ ہمیں اللہ کے نزدیک کردیں۔" معلوم ہوا مشرک لوگ اپنے معبودوں میں تمام خدائی صفتیں نہیں مانتے تھے۔ صرف بعض صفتیں مانتے تھے اور اعلیٰ حضرت کے نزدیک اللہ کی بعض صفتیں اللہ کے غیر میں ضرور موجود ہیں اس قاعدہ سے شرک کے جواز کا راستہ تمام دنیا کے مشرک لوگ کسی نہ کسی طرح نکال لینگے

مولوی حکیم عبید الرضا حشمت علی قادری، رضوی، برکاتی "شمع ہدایت حصہ چہارم ص۲۵ پر اولیائے کرام کے متعلق اپنا عقیدہ لکھتے ہیں۔

"انھیں پاس سے یا دور سے ان سے حاجتیں مانگنا جائز و روا ہے اور وہ اپنے پکارنے والے کی پکار سنتے مشکلیں آسان، سختیاں دور کرنے اور حاجتیں روا فرماتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی، حضرت بڑے پیر رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرتے ہوئے

اسلام کے عقیدے

کنزوالخ،، اگر یہ خیال کیا کہ میت معاملات میں اللہ کے علاوہ صاحب تصرف ہے اس کا عقیدہ رکھا کفر کیا۔"

بحرالرائق میں بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بڑے پیر رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب میں مقالہ ۵۱ میں لکھتے ہیں۔ "شرک صرف بت پرستی ہی کا نام نہیں بلکہ نفسانی خواہشات کی اتباع بھی شرک ہے اور یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے کہ تو اپنے رب عزوجل کے ساتھ اس کے علاوہ دنیا و آخرت میں کسی چیز کو اختیار کرے پس جو بھی کچھ اللہ عزوجل کے سوا ہے وہ اسکا غیر ہے اور جب تو اس کے غیر کی طرف مائل ہوا تو نے اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کیا۔

(عربی سے ترجمہ)

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ اپنی تمام حاجتیں اللہ کے حضور پیش کردو، اور تمام خلقت سے منھ موڑ کر اس کے آگے جھک جاؤ اپنے اپنے دلوں کو غیر اللہ سے

بریلویوں کے عقیدے

حدائق بخشش ص۲۷ پر لکھتے ہیں ؎

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کار عالم میں مدبر بھی ہے عبد القادر
بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبد القادر
سّر باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبد القادر

اس فرقہ مبتدعہ کے لوگ اپنے اعلیٰ حضرت میں بھی خدائی تصرفات مانتے ہیں جمیل قادری قبالہ بخشش میں۔ کہتے ہیں ؎

بھکاری آرہے ہیں بھیک لینے
رضا کے در سے باڑہ بٹ رہا ہے

"رضا" احمد رضا،، مراد ہیں

نغمۃ الروح میں ہے۔ ؎

شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰؑ
ہے زندہ کر رہا مردے خرام احمد رضاں خاں کا

یعنی احمد رضا خاں کے ٹہلنے سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔

مدائح اعلیٰ حضرت میں ہے ؎

کس کے آگے ہاتھ پھیلا ئی گدا
چھوڑ کر در آپ کا احمد رضا

اسلام کے عقیدے

پاک رکھو اسکے سوا کسی سے نفع نقصان کی امید نہ رکھو۔ (عربی سے ترجمہ)

مسلمانو! غور کرو بڑے پیر صاحبؒ اللہ کے سوا ہر ایک کو غیر خدا کہتے ہیں۔ اور صرف خدا تعالےٰ کو حاجت روا بتلا رہے ہیں۔ مگر بدعت نواز جماعت اپنے کو قادری کہتی ہے اور محبوبان الٰہی کو غیر خدا ماننے کو تیار نہیں بلکہ بڑے پیر صاحبؒ ہی کو اختیار کل ومتصرف و حاجت روا سمجھ کر انھیں پکارا جارہا ہے یا للعجب۔ ؎

یاروں نے بت شکن کو بت گر بنا کے چھوڑا

شیخ بابا فرالدین اپنے پند نامہ میں فرماتے ہیں ؎

درہلا یاری مخواہ از ہیچ کس
زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
غیر حق راہر کہ خواند اے پسر
کیست در دنیا از وگمراہ تر

یعنی مصیبت میں کسی سے مدد مت چاہ اسلئے کہ خدا کے علاوہ کوئی فریاد رس

بریلویوں کے عقیدے

گر مصیبت میں کوئی چاہے مدد
دفع فرمادیں بلا احمد رضا
کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا
جو دیا تم نے دیا احمد رضا
دین و دنیا میں مرے بس آپ ہیں
میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا

ان شعروں میں احمد رضا خانصاحب ہی کو سب کچھ دینے والا، اور بلائیں دور کرنے والا، ہر مصیبت میں کام آنے والا ظاہر کیا گیا ہے۔

مولانا مصطفےٰ رضا صاحب جو مفتی اعظم کہے جاتے ہیں اپنے شجرہ میں لکھتے ہیں ؎

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولا حضرت احمد رضا کیواسطے

پہلے مصرعہ میں احمد رضا مراد ہیں جن سے احمد مصطفےٰ کی رضا مانگی گئی ہے۔

اور دوسرے مصرعہ میں میرے مولیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مراد معلوم ہوتے ہیں۔

اسلام کے عقیدے

نہیں ہے اسے لڑکے جس نے خدا کے علاوہ کو پکارا اس سے بڑا دنیا میں گمراہ کون ہے؟

قاضی حمید الدین ناگوری توشیح میں فرماتے ہیں۔

جو لوگ انبیاء و اولیاء کو حاجتوں اور مصیبتوں میں اس اعتقاد کے ساتھ پکارتے ہیں کہ ان کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور پکارنے والے کی پکار سنتی ہیں، تو یہ بہت بڑا شرک ہے اور کھلی جہالت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی جو لوگ اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں ان سے بڑھ کر گمراہ کون ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الفوز الکبیر میں فرماتے ہیں۔ "اگر تو مشرکین عرب کے عقیدے اور انکے اعمال اور انکے حالات کی پوری تصویر سے واقف ہونا چاہتا ہے تو اس زمانے کے عوام جاہلوں کو دیکھ لے کہ وہ قبروں اور استھانوں پر جاتے ہیں اور طرح طرح

بریلویوں کے عقیدے

ایک عجیب ایمان سوز واقعہ

الملفوظ حصہ اول ص۹۲ پر مولانا احمد رضا خانصاحب فرماتے ہیں

ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ دجلہ (ندی کا نام) پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کے مثل چلنے لگے۔ بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا۔ عرض کی کہ میں کس طرح آؤں؟ — فرمایا! یا جنید یا جنید کہتا چلا جا، اس نے یہی کہا۔ اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بیچ دریا میں پہونچا، شیطان لعین نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلاتے ہیں میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔ اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا حضرت میں چلا۔ فرمایا وہی کہو۔ "یا جنید

اسلام کے عقیدے

کے شرک کرتے ہیں.

فارسی سے ترجمہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں

بلا مانے یا برائی ہٹانے کے لئے اللہ کے غیر کو پکارنا اور انکو صاحب اختیار سمجھنا شرک ہے. مالا بدمنہ میں قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں۔ " انبیاء. اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا ، طواف کرنا ان سے مراد مانگنا. نذرونیاز کرنا یہ سب ناجائز و حرام ہے۔ تمام بڑے بڑے علماء و مشائخ ایسا ہی فرماتے ہیں کہاں تک حوالے دیئے جائیں. خود بریلوی حاشیہ نعیمیہ ص۵۱ پر ہے.

" حضرت ذوالنونؒ نے فرمایا کہ خلق ہر دم ، ہر لحظہ اللہ تعالے کی محتاج ہے "

سوچو! محتاجوں سے مانگنا کیسا ہے؟

بریلویوں کے عقیدے

یا جنید " جب کہا دریا سے پار ہو گیا.

عرض کی حضرت کیا بات تھی؟ آپ یا اللہ کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں فرمایا ارے نادان ابھی جنید تک تو پہونچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے.

استغفر اللہ یہ توحید شکن تعلیم دی جارہی ہے.

یہ لوگ اب تک المدد یا غوث اعظم ہی کہتے تھے. اور اب المدد یا احمد رضا کہنے لگے ہیں. انتخاب قدیری کا کہنا ہے

عقیدہ نمبر۱ ـــــ اللہ کے برابر کسی کو علم نہیں

اسلام کے عقیدے

اسلام کا عقیدہ ہے کہ اللہ ہی کو ذرہ ذرہ کا علم ہے وہی عالم الغیب والشہادۃ اور عالم ماکان و مایکون ہے اس کے برابر اس جیسا کسی کو علم نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے اس نے جتنا علم جس کو دینا چاہا دیدیا اور سب مخلوق سے زیادہ علم اپنے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔

ثبوت

اس عقیدہ کے ثبوت میں قرآن مجید کی تقریباً ایک سو چھہتر آیتیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ

ترجمہ: اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں ان میں سے کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے

(۲) وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ط پ ۱۳ ع ۱۳

ترجمہ: اور اللہ کے پاس غیب کی

بریلویوں کے عقیدے

بریلویوں کے نزدیک اللہ تعالے نے ذرہ ذرہ کا علم اپنے پیغمبر کو دے دیا انہیں عالم الغیب اور عالم ماکان و مایکون اور ان کے واسطے بڑے پیر رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بزرگوں کو اور احمد رضا خاں صاحب کو دیدیا گیا۔ صرف ذاتی، و عطائی اور اصلی و طفیلی کا فرق ہے ورنہ اللہ تعالے کے ساتھ انبیاء و اولیاء بلکہ عوام تک غیب داں اور عالم ماکان و مایکون ہیں۔

ثبوت

عقیدہ:۔ اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے (بہار شریعت حصہ اول ص۱۱)

" اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگلی پچھلی تمام باتیں جانتے ہیں۔"

(سچی حکایات ص۱۱)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقف ہیں تمام ماکان و مایکون

اسلام کے عقیدے

غیبیاں ہیں. اللہ کے سوا اس کو کوئی
نہیں جانتا.

(۳) اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ
وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ
وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ
اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (پ۲۱ لقمن سورۃ ۳۴)

ترجمہ: بیشک اللہ ہی کو قیامت کا
علم ہے اور وہی پانی برساتا ہے اور وہی
جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے
اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کہاں
مرے گا. بے شک اللہ ہی سب
باتوں کا جاننے والا ہے. باخبر ہے.

(۴) مدینہ طیبہ کے بعض گھرے منافقوں
کے متعلق سورۃ توبہ میں ارشاد ہے.

لہ الامن والعلی ص۵ پر اعلیٰ حضرت نے
لکھا ہے "جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے
اختیار ہوتا ہے جب چاہے کھولے. جب چاہے
نہ کھولے" غیب کے علم کا قفل اللہ کے سوا کیسے
کھول سکتا ہے. للّٰہ الحجۃ التامۃ. ام علی

بریلویوں کے عقیدے

سے، تمام وقائع گذشتہ و آئندہ کی
آپ کو خبر ہے.
(الملفوظ اعلیٰ حضرت حصہ چہارم ص۵)

اظہار غیب تو اولیائے کرام قدست
سرہم پر بھی ہوتا ہے اور بذریعۂ انبیاء و
اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی.
(الامن والعلی ص۱۱۶)

شمع ہدایت ص۱۰۵ پر مولوی حشمت
علی رضوی اولیائے کرام کے متعلق
لکھتے ہیں.

"انھیں علم غیب عطا ہوتا ہے
بعض کو ان میں سے گذشتہ و آئندہ
کا تمام حال بتایا جاتا ہے. اور لوح
محفوظ پر مطلع کیا جاتا ہے اعلیٰ حضرت
فرماتے ہیں.

"اولیائے کرام کے پیش نظر عرش
سے تحت الثریٰ تک ہوتا ہے پھر صحابہؓ کی
شان کا کیا پوچھنا، پھر فرمایا.

"ماضی تو ماضی مستقبل بھی ان کے
پیش نظر ہوتا ہے.

اسلام کے عقیدے

وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُھُمْ نَحْنُ نَعْلَمُھُمْ ۔

ترجمہ:۔ بعض اہل مدینہ میں سے منافقت میں بہت مشاق ہیں اے رسولؐ آپ انکو نہیں جانتے ہم خوب جانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے "جامع ترمذی" وغیرہ میں روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ ۔

ترجمہ:۔ کوئی شخص میرے پاس کسی صحابی کی طرف سے کوئی چیز نہ پہونچائے میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے پاس اس حال میں آؤں کہ میرا دل سب کی طرف سے صاف ہو۔ معلوم ہوا آپ تمام باتیں نہیں جانتے تھے۔ تمام فقہاء کرام نے خدا کے علاوہ کو عالم الغیب کہنے سے روکا ہے مثلاً ملا علی قاری "فقہ اکبر کی شرح ص۱۸۵ پر لکھتے ہیں جسکا ترجمہ یہ ہے۔" حنفی مسلک

بریلویوں کے عقیدے

"اولیائے کرام فرماتے ہیں کوئی پتہ سبز نہیں ہوتا، مگر عارف کی نگاہ میں ہے"

(الملفوظ حصہ چہارم ص۶۵)

ایک ایک گمراہی کے حال کی حضرت غوث اعظم کو خبر ہونا ہر شقی و سعید کا ان پر پیش کیا جانا لوح محفوظ کا ان کے پیش نظر ہونا۔

(الامن والعلی ص۱۰۵)

اللہ تعالے عزوجل نے بیشک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا۔ ملکوت السمٰوٰت والارض کا انھیں شاہد بنایا، دریاؤں کا کوئی قطرہ ریگستان کا کوئی ذرہ۔ پہاڑوں کا کوئی ریزہ۔ سبزہ زاروں کا کوئی پتہ ایسا نہیں جو حضور عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں نہ آیا ہو۔

(ص۵ تا ص۶)

اسلام کے عقیدے

والوں نے ایسے شخص کے کافر ہونیکی تصریح کی ہے جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے قول قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہ کے مخالف ہونیکی وجہ سے؟ کہاں تک حوالے دیئے جائیں اس مسئلہ پر مفصل کتابیں موجود ہیں انھیں مطالعہ میں رکھا جائے۔

بریلویوں کے عقیدے

القلادۃ الطیبہ المرصعہ

مصنفہ:

حشمت علی رضوی

\+ \+ \+

\+ \+ \+

\+ \+ \+

\+ \+ \+

عقیدہ ۱۱

اللہ تعالیٰ ہی حاضر وناظر ہے

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حاضر وناظر ہے وہ ہر جگہ ہر وقت موجود ہے، وہ سب کو دیکھتا ہے اللہ کی صفت میں دوسرے کو شریک ماننا شرک ہے۔

ثبوت: (۱) وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (البقرہ)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے مملوک ہیں سب جنتیں مشرق بھی مغرب بھی پس تم لوگ

بریلویوں کے نزدیک اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاضر وناظر ہیں۔ ہر جگہ ہر وقت موجود ہیں سب کو دیکھتے ہیں۔[1]

ثبوت: فاضل بریلوی نے قرآن مجید کی آیت اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا الخ میں شاہد کا ترجمہ حاضر وناظر کیا ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت حاضر وناظر مانی ہے اور مولوی محمد شبیر

[1] اس عقیدہ سے معراج کا انکار بھی ثابت ہے۔ جب ہر جگہ موجود ہیں تو معراج میں جانے کے کیا معنیٰ۔

اسلام کے عقیدے

جس طرف منھ کرو ادھر ہی اللہ کا رخ ہے
(۱) وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (قٓ) ترجمہ: اور ہم انسان کے اسقدر قریب ہیں کہ اسکی رگ گردن سے بھی زیادہ (۲)۔
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ترجمہ: وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر و باطن ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے
(۳) وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور اللہ تمہارے عملوں کو دیکھنے والا ہے۔

بریلویوں کے عقیدے

بریلوی کے مسلک والوں نے سچی حکایات ص۶۴، ص۶۵ پر لکھا ہے۔ "ہمارے حضور حاضر و ناظر ہیں" اور رسالہ غایۃ المرام میں جو اہل بدعت کے فتووں کا مجموعہ ہے۔ اس میں بلا ثبوت لکھا ہے
"حضور علیہ السلام ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں۔ بعض میلاد خواں اپنی مجالس میں ایک خالی جگہ سامنے حضور اکرم کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

عقیدہ ۱۲

رسول اکرم کو سب مخلوق سے زیادہ علم ہے

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق سے زیادہ علم ہے اور آپ اللہ کے علاوہ سب کے افضل و بزرگ ہیں آپ کے مقام تک کوئی مخلوق نہیں پہونچ سکتی۔ آپکے کمالات اور فضائل بے شمار ہیں۔ آپ

بریلویوں کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امام مہدی کے ظاہر ہونے کا وقت متعین طور پر نہیں معلوم تھا مگر ان کے پیشوا احمد رضا خاں صاحب کو معلوم تھا اور اس فرقہ کے نزدیک انکے پیشوا اسائی کوثر

اسلام کے عقیدے

تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں اور آخرت میں شفاعت کبریٰ اور مقام محمود آپ ہی کے لئے مخصوص ہے۔

قرآن و حدیث سے ثبوت

(۱) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

ترجمہ:۔ اور آپ کو وہ علم دیا، جو آپ نہیں جانتے

(۲) تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ج ترجمہ: یہ غیب کی خبریں ہم آپ کے پاس بذریعہ وحی بھیجتے ہیں۔

(۳) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

ترجمہ: ہم نے آپکو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بطور فخر نہیں کہتا ہوں اور میرے

بریلویوں کے عقیدے

ہیں۔ اور میدان محشر میں پناہ دینے والے اور قبر میں کام آنے والے اور دنیا جہان کی نعمتیں بخشنے والے ہیں۔

ثبوت

الملفوظ حصہ اول ص۹۵ پر ہے۔

"امام مہدی کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر ان میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے مجھے ایسا خیال گزرتا ہے کہ شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔"

"حسام الحرمین" مصنفہ مولوی احمد رضا میں ایک ملحد کے یہ اشعار مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اپنی تعریف میں لکھے ہیں

وَانِّی وَاِن کنت الاخیر زمانہ
لآت لما لم تستطیع الاوائل
لیس علی اللہ بمستنکر

ف احادیث میں ظہور مہدی کا وقت نہیں بتایا گیا مگر بعض علوم خانصاحب کو ایسے حاصل تھے جنہیں بتایا گیا تھا۔ استغفر اللہ ۱۲

اسلام کے عقیدے

ہی ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا۔ اور
یہ بطور فخر نہیں کہتا ہوں اور قیامت
کے دن حضرت آدم اور ان کے سوا
تمام پیغمبر میرے جھنڈے کے نیچے
ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں جو قبر
سے اٹھایا جاؤں گا۔

(مشکوٰۃ ص۵۱۳، عربی سے ترجمہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سب لوگ
قبروں سے اٹھائے جائیں گے سب
سے پہلے میں نکلوں گا اور جب سب
اللہ کے سامنے پہونچیں گے۔ میں ان کا
پیشرو ہوں گا۔ جب سب خاموش ہونگے
میں ان کی طرف سے بیان کرنے والا
ہونگا اور جب سب حساب وکتاب سے
رو کے گئے ہونگے میں ان کی شفاعت
کروں گا اور جب سب مایوس ہونگے
میں انھیں بشارت دونگا اور (عزت وخیر)

بریلویوں کے عقیدے

ان یجمع العالم فی واحد
پھر خود ہی ان اشعار کا منظوم
ترجمہ کیا ہے ؎

زمانہ میں گرچہ آخر ہوا!
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے یہ کوئی اچنبھا نہ جان
کہ ایک شخص میں جمع ہو کل جہان

معتقدوں کا اقرار

یہ تو فاضل بریلوی کا اپنی زبان سے
اپنا تعارف تھا اب ان کے معتقدوں کے
خوش عقیدگی پڑھیئے اور غلو عقیدت کے
دیوانوں کی مدہوشی پر عش عش کیجئے
مولوی حسنین رضا اپنے اعلیٰ حضرت کے وصایا
شریف ص۲۲ پر لکھتے ہیں "زہد و تقویٰ کا یہ
عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو کہتے
سنا کہ ان (احمد رضا خان) کو دیکھ کر صحابۂ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا
شوق کم ہوگیا۔ (دیکھو وصایا شریف مطبوعہ
مشین پریس آگرہ۔ اسکے بعد والے ایڈیشن

۱؎ واقعی اگلوں میں۔ کسی نے اپنے چار ساتھیوں کے علاوہ تمام دنیا کو کافر کہنے کی ہمت نہیں کی۔ ۱۲

اسلام کے عقیدے

کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہونگی
اور حمد کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں
ہوگا اور میں اپنے رب کے سامنے تمام
اولاد آدم سے زیادہ معزز ہونگا میری
خدمت میں ہزاروں خادم پھرتے ہونگے
وہ پوشیدہ سفید انڈوں یا بکھیرے ہوئے
چمکدار موتیوں کی طرح ہونگے۔
(مشکوٰۃ ص۵۱۳ ۔ عربی سے ترجمہ)
اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی
سب سے پہلے جنت میں کنجیاں ہلاؤنگا
تو اللہ تعالےٰ میرے لئے اس کو
کھول دے گا۔ اور مجھے اس میں
داخل کردے گا اور میرے ساتھ مسلمان
فقراء ہونگے۔
حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی
نے کیا خوب فرمایا ؎
نبی البرایا رسول کریم
نبوت کے دریا کا درّ یتیم
حبیب خدا سیّد المرسلین
شفیع الوریٰ ہادیٔ راہِ دین

بریلویوں کے عقیدے

میں اپنی عادت کیمطابق تحریف کردی دیکھو
وصایا شریف بریلی نعتہ الرد ۲ ص۹ پر ہے ؎
تیری عبدیت میں چہرہ لکھ گیا
منہ اجالا ہو گیا۔ احمد رضا
یعنی احمد رضا کی بندگی کے طفیل منہ کو
روشنی ملی ؎ میری حالت آپ پر سب ہے عیاں
آپ سے کیا ہے چھپا۔ احمد رضا
احمد رضا صاحب کو تمام غیبوں کا جاننے والا مان
لیا اسی کتاب کے دوسرے مقام پر ہے ؎
حشر میں جب ہو قیامت کی تپش
اپنے دامن میں چھپا احمد رضا
جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر کا پلا۔ احمد رضا
ان اشعار میں احمد رضا کو ساقی کوثر حامی
محشر ظاہر کیا۔ جبکہ یہ رسول اکرمؐ کی صفات ہیں
حدیث شریف میں ہے کہ قبر میں تین سوال منکر
نکیر پوچھیں گے۔ مَنْ رَبُّکَ، تیرا رب کون ہے؟
(مادینک) تیرا دین کیا ہے (ما تقول لہذا الرجل)
ان آدمی یعنی حضورؐ کے بارےمیں کیا کہتا ہے ایک
بریلوی ان سوالوں کے جوابمیں کیا کہیگا ملاحظہ

اسلام کے عقیدے

محمد ہے نام ان کا احمد لقب
بیاں ہو سکے منقبت انکی کب

بریلویوں کے عقیدے

کریں نغمۃ الروح میں ہے ؎
نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خاں کا

عقیدہ ۱۳

چھوت چھات منع ہے

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور علم دین کی اونچی تعلیم کسی قوم اور برادری کے لئے منع نہیں ہے تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں کوئی اچھوت اور پیدائشی طور پر نیچ نہیں سب سے بڑا وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو

ثبوت

(۱) اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (پ ۲۶ الحجرات)

ترجمہ: اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ حدیث پاک میں ہے۔ "علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بریلویوں کے خیال میں علم دین کی اونچی تعلیم نیچی ذات والوں کو نہیں دلانا چاہیئے کیونکہ وہ اپنی ذات میں ذلیل ہوتے ہیں وہ پیدائشی رذالت کی وجہ سے پڑھ لکھ کر گمراہی پھیلائیں گے۔

اس لئے پہلے مسلمان بادشاہ رذیلوں کو ضرورت سے زیادہ علم نہیں پڑھنے دیتے تھے۔

ثبوت

فاضل بریلوی کے ملفوظات حصہ دوم ص ۹۶ پر لکھا ہے۔

" یہ بات ہے ضرور اصل طیب میں اخلاق فاضلہ ہوتے ہیں اور ذلیل اس کا عکس ہے۔ اسی واسطے عہد ماضی

اسلام کے عقیدے

بیشک اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کرنے کو ختم کر دیا ہے بس اب پرہیزگار مسلمان ہے یا گناہ گار سب لوگوں سے زیادہ شقی۔ تم سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے۔ (ابو داؤد ص ۳۵، جلد ۲)

ترجمہ عربی سے

بریلویوں کے عقیدے

میں سلاطین اسلام رذیلوں کو ضرورت سے زیادہ علم نہیں پڑھنے دیتے تھے۔ اب دیکھو نائیوں اور منہاروں نے علم پڑھ کر کیا کیا فتنے پھیلا رکھے ہیں۔

عقیدہ ۱۱

ایصال ثواب برحق ہے تیرہ نمبر کی فاتحہ باطل ہے

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ نیک کاموں کا ثواب دوسرے مسلمانوں کو پہنچا سکتا ہے اور ایصال ثواب کے لئے جو کھانا یا کپڑا وغیرہ خیرات کیا جاتا ہے وہی نہیں پہونچتا، بلکہ اس کا ثواب پہونچتا ہے۔

ثبوت

(۱) لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ

ترجمہ: ہرگز نہیں پہونچے گا اللہ تعالیٰ تک قربانی کے جانوروں کا گوشت

بریلویوں کے خیال جو چیزیں ایصال ثواب کے لئے خیرات کی جاتی ہیں وہی مردوں کو مل جاتی ہیں۔

ثبوت

اس فرقہ کے اعلیٰ حضرت اپنی وفات سے تقریباً دو گھنٹے پہلے وصیت فرماتے ہیں! " اعزہ سے اگر بہ طیب خاطر ممکن ہو تو ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء میں سے کچھ بھیج دیا کریں (۱) دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ

اسلام کے عقیدے

اور ان کا خون، بلکہ پہونچے گا تمہارا تقویٰ۔

(فتاویٰ شامی ج۲ ص۲۴۳ پر ہے)

جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "اصل یہ ہے کہ جو شخص کوئی عبادت کرے اسے جائز ہے کہ اسکا ثواب دوسرے کو پہونچادے اگرچہ کرتے وقت اپنے ہی لیے کرنے کی نیت ہے۔ ظاہری دلیلوں سے ثابت ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص۵۱ پر ہے

"ایصال ثواب بلاقید طعام و ایام مندوب ہے اور قید تخصیص طعام کی اور یوم کی بدعت ہے۔ اگر تخصیص کے ساتھ ایصال ثواب ہو طعام حرام نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر بہ خلوص نیت ہو۔ ریا اور محض رسم دنیا و ننا مقصود نہ ہو ثواب بھی پہونچتا ہے۔ غرضیکہ تمام اکابر علماء اپنی کتابوں میں موقع پر وضاحت کر چکے ہیں کہ ایصال ثواب (جس کو عوام فاتحہ کہتے ہیں) جائز اور مستحسن ہے۔ البتہ اپنی طرف سے قیدیں اور شرطیں بڑھانا

بریلویوں کے عقیدے

بھینس کے دودھ کا ہو (۲) مرغ کی بریانی (۳) خواہ بکری کا شامی کباب (۴) مرغ کا پلاؤ (۵) پراٹھے (۶) بالائی (۷) فیرنی (۸) اُردکی پھریری دال۔ (۹) ادرک و لوازم (۱۰) انار کا پانی (۱۱) سوڈے کی بوتل (۱۲) دودھ کا برف۔

اس وصیت میں بھیجا کریں کے الفاظ قابل غور ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے یہ چیزیں پہونچ جائیں گی۔

بر آں چیزے کہ باآں شغل داری
بوقت مرگ آں را یاد آری

کتاب وصایا میں کھانوں کی فہرست میں دودھ کے برف پر حاشیہ ہے دودھ کا برف دوبارہ پھر تیا یا چھوٹے مولانا نے عرض کیا کہ اسے تو حضور پہلے ہی لکھا چکے ہیں۔ فرمایا پھر لکھو انشاء اللہ مجھے میرا رب سب سے پہلے برف ہی عنایت فرمائیگا۔ ایسا ہی ہوا کہ ایک صاحب بوقت دفن بلا اطلاع دودھ کا برف خانہ ساز لے گئے اس حاشیہ سے بھی معلوم ہوا کہ یہ لوگ بعینہ اسی چیز کے

خلاف شریعت ہے پہنچ جاتا ہے اعتقاد رکھتے ہیں۔ استغفراللہ

عقیدہ ۵۱

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو کتنے دنوں میں پیدا کیا؟

اسلام کے عقیدے اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو دن میں زمین اور دو دن میں زمین کی دوسری چیزیں اور دو دن میں آسمانوں کو پیدا فرمایا۔

ثبوت:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَ بٰرَكَ فِيْهَا وَ قَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَ هِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ

ترجمہ رضویہ:۔ تم فرماؤ کیا تم لوگ اس کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ ہے سارے جہان کا رب اور اس میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالے اور اس میں برکت رکھی اور اس میں اس کے بسنے والوں کو روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو۔ پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا۔ تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہوں چاہے خوشی سے چاہے ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔ تو انھیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں اور ہر آسمان میں اس کے کام کے احکام بھیجے۔ (حم السجدہ پ ۲۴)

یہ آیت نص قطعی ہے اور اخبار میں سے ہے اس لئے منسوخ ہونے کا امکان ہی نہیں ہے۔ اس میں صاف طور پر فرمایا گیا کہ دو دن میں سات آسمانوں کو اللہ تعالےٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ اوپر جو ترجمہ میں نے دیا ہے وہ اعلیٰ حضرت بریلوی ہی کا کیا ہوا ہے۔ اور حاشیہ نعیمیہ پر مزید وضاحت ہے۔

بریلویوں کے عقیدے

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کا خیال یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے چار دن میں آسمان اتوار سے بدھ تک پیدا فرمایا۔

ثبوت :- الملفوظ حصہ اول، ص۶ پر لکھتے ہیں۔

" رب العزت تبارک وتعالےٰ نے چار دن میں آسمان، دو دن میں زمین۔ یکشنبہ تا چہارشنبہ، آسمان پنجشنبہ تا جمعہ، زمین نیز اس جمعہ میں بین العصر والمغرب آدم علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔"

"الملفوظ" پچاس سال سے اب تک اسی طرح چھپ رہا ہے۔ خدانخواستہ کتاب کی غلطی ہوتی تو اب تک کسی ایڈیشن میں تو اصلاح کی گئی ہوتی۔ کیا سب بریلوی مولوی صاحبان قرآن مجید کے بیان سے جاہل ہیں؟ اس طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ بریلوی صاحبان اپنے اعلیٰ حضرت کے بیان کو قرآن مجید سے اہم سمجھ کر نعوذ باللہ تسلیم کرتے ہیں اور کیوں نہ ہو وصیت پر عمل کرتے ہیں۔ کہ ان کے دین و مذہب کی پابندی ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

عقیدہ ۱۶

ازواج مطہرات کا احترام

اسلام کے عقیدے

اسلام کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں امت مسلمہ کی مقدس مائیں ہیں انکی عزت

ان کا احترام فرض ہے۔ ان کی توہین ان کے حق میں اہانت آمیز الفاظ استعمال کرنا دنیا کی دوسری عورتوں کی طرح ان کا سراپا بیان کرنا کفر ہے۔ العیاذ باللہ، استغفراللہ

ثبوت:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ الخ

ترجمہ:۔ "یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں"۔ (ترجمہ رضویہ ص۶۷۹)

دوسری جگہ ازواج مطہرات کے بارے میں فرمایا۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا (الاحزاب)

ترجمہ:۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے۔ اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے"۔ (ترجمہ رضویہ)

اللہ تعالیٰ نے جب اہل بیت النبیؐ کو پاک فرمادیا تو جو ان کی عیب جوئی صراحۃً یا استعارۃً یا کنایۃً کرے۔ وہ بہت بڑا گستاخ اور مجرم ہے۔ جب منافقوں نے حضرت عائشہؓ صدیقہ پر الزام تراشی کا ناپاک حربہ استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی صفائی نازل فرمائی اور آئندہ کے لئے تنبیہ فرمائی۔ سُبْحٰنَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ یَعِظُکُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ "الٰہی پاک ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔ اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو"۔

بریلویوں کے عقیدے

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور دوسری ازواج مطہرات کے بارے میں نامناسب الفاظ استعمال کئے۔ بریلویوں نے چھاپا اور پھیلایا اور کچھ الفاظ آج بھی پھیلا رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا ان کی نظر میں پوری امت کی ماؤں سے بڑھ کر احترام والی پاک ازواج کا احترام نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔

ثبوت:۔ نقل کفر، کفر نہ باشد۔ حدائق بخشش حصہ سوم ص۳۱، ۳۲ پر بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کے یہ اشعار موجود ہیں ۔

بخیہ ہمار زگاہ سوزن مژگاں سے کرے
آج آنکھوں میں ہے اک بلبل بیباک نظر　　استغفر اللہ

۵ تنگ اور چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

وہ ماں جو سگی ماں سے بڑھ کر مقدس ہیں جو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین زوجہ ہیں. غضب ہے کہ بریلویوں کے امام و شیخ و مرشد عریانیت لئے ہوئے الفاظ ان کے حق میں استعمال کر رہے ہیں اور خوش فکری کہ ایسے شیطانی تخیل کے زینہ سے بخشش اور انعام کی اونچی چھت پر پہونچنے کے امیدوار ہیں. اسی کو کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری، اہل سنت وجماعت اور حکومتی عدالت کی سزا کے ڈر سے اہل بدعت نے اب اس کتاب کو چھاپنا بند کر دیا ہے.

الملفوظ حصہ سوم ص۲۹ پر ہے " انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں. وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں."
شب باشی کے الفاظ ہمارے معاشرے میں نامناسب مفہوم رکھتے ہیں.

عقیدہ ۱۱

پیغمبر کا آیات بھولنا

اسلام کے عقیدے

اسلام کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآنی آیات کا نسیان (بھولنا) ممکن نہیں ہے. قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے. اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہوتا ہے. ضرور ضرور پورا ہوتا ہے.

ثبوت ۱: اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا۔ اس کو بیان سکھایا۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ○ یعنی اے پیغمبر جبریل امین کے پڑھنے پر اپنی زبان جلدی جلدی مت چلاؤ بلاشبہ ہمارے ذمہ اس کلام پاک کا جمع کرانا اور اس کا آپ کی زبان سے ادا کرانا ہے اور پھر ہمارے ہی ذمہ اس کے مفہوم کا بیان کروانا ہے"۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ "ہم نے ہی بلاشک ذکر (قرآن مجید) کو اتارا اور بلاشبہ ہم ہی اس کی ضرور، حفاظت کرنے والے ہیں"۔

ان آیتوں سے واضح ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ ضرور فرمائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ہرگز قرآن مجید کو بھول نہیں سکتا۔ آپ پر قرآن مجید بھولنے کا اتہام لگانا اگرچہ وہ ممکن ہی کے درجہ میں ہو دیانت و صداقت وراستبازی کے خلاف ہے۔ آیات کا نسخ بالکل دوسری چیز ہے۔ اس کا بھولنے کے عیب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بریلویوں کے عقیدے

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض آیات کا نسیان ممکن ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ بریلی کے دارالافتار کا ایک فتویٰ میرے ایک رفیق کے پاس موجود ہے۔ جس میں مذکورہ عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے۔

ثبوت ۲: الملفوظ حصہ سوم ص ۸ تا ۹ پر ہے۔ "قرآن مجید کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ اگرچہ معانی ان الفاظ کے ساتھ ہیں۔ لیکن ان معانی کا علم میں ہونا کیا ضرور نبی کلام الٰہی سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ○ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔ الاماشاءاللہ۔

لہ الا ماشاء اللہ سے یا جزئیت مذکور ہے وہ اخلاف وعدہ کو مستلزم ہونے پر ممتنع بالغیر اور ناممکن الوقوع ہو چکی ہے۔ ۱۲ منہ

اس عبارت سے یہ باتیں ظاہر ہوتی ہیں (۱) قرآن مجید کے الفاظ کے معانی کا علم نبی میں ہونا ضروری نہیں ہے۔ یعنی نبی کا غیب داں ہونا ضروری نہیں ہے

(۲) خدا کے کلام کو سمجھنے کے لئے نبی خدا کے بیان کا محتاج ہے۔ یعنی نبی مختار نہیں ہے اور خود بخود قرآن مجید نہیں سمجھ سکتے۔ جبتک اللہ تعالیٰ نہ سمجھائے۔

(۳) بعض آیتوں کا بھول جانا ممکن ہے۔

اس عبارت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ماکان ومایکون ہونے کا انکار خود اعلیٰ حضرت کے مخاطب نے سمجھا تھا کہ سوال کیا تھا جس کا جواب اعلیٰ حضرت نے ایسا دیا ہے جس سے علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدبندی اور اہانت لازم آتی ہے اسے بھی پڑھیئے اور سوچیئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عالم جملہ غیوب اور عالم ماکان ومایکون کہنے والے حقیقت میں پس پردہ کتنے خراب عقیدے رکھتے ہیں ؎

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ — دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم جملہ غیوب ہونے کا انکار

معتقد کا سوال

عرض: ماشاء اللہ تو ماکان ومایکون میں ہے اور اللہ فرماتا ہے۔ سنقرئک فلا تنسیٰ ہ الا ماشاء اللہ ط ہم تم کو پڑھا دیں گے۔ پھر تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ ماشاء اللہ کا علم حضور کو نہ رہا حالانکہ وہ ماکان ومایکون میں سے ہے؟

اعلیٰ حضرت کا جواب

ارشاد: ماشاء اللہ کس کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ آیات الٰہی کی نسبت کلام ہے اور آیات الٰہی صفت الٰہی ہے اور وہ قدیم ہے۔ ماکان ومایکون میں داخل نہیں۔ ماکان ومایکون تو ان حوادثات کا نام ہے جو اول روز سے آخر روز تک ہوئے اور ہوں گے

(الملفوظ حصہ سوم ص۹)

جب ماکان و مایکون حوادث کا نام ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حوادث کا عالم بریلویوں نے مان کر خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کے علم سے جو قدیم ہے۔ نعوذ باللہ بے خبر سمجھ رکھا ہے اور خدا کی ہزار بار پناہ۔ جب صفات الٰہی کا علم فخر کائنات اعلم المخلوقات رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو حاصل نہ مانا جائے گا تو امت مسلمہ کو کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو آنحضرت کی شان میں فرماتا ہے۔ "یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"۔ یعنی آپ کتاب اللہ اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور بریلوی اعلیٰ حضرت مایکون میں آیات الٰہی کے علم کو داخل ہی نہیں مانتے۔ ان کے بیان کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کتاب اللہ صفت خداوندی ہے اور قدیم ہے اور قدیم کا علم مایکون سے خارج ہے اس لئے کتاب کا علم استغفر اللہ، نعوذ باللہ آنحضرت کے علم سے خارج ہے۔ یہ ہیں دوسروں پر علم نبی کی توہین کا الزام لگانے والے جنھیں اپنے گھر کا پتہ نہیں ہے ؎

شیشہ کے گھر میں بیٹھ کے پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے

عقیدہ ۱۵

دین میں کمی زیادتی کرنیکا حق نہیں

اسلام کا عقیدہ

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آخری نبی ہیں۔ آپ پر دین مکمل ہو چکا ہے۔ ثواب کے تمام کام آپ نے بتلا دیئے ہیں۔ اب دین میں کمی یا زیادتی کرنا گمراہی ہے اور اپنی طرف سے مقرر کئے ہوئے کسی عمل میں ثواب سمجھنا بدعت ہے اور شریعت کے ناقص ہونے کا درپردہ اقرار ہے۔ اور ایک قسم کا شرک فی الرسالۃ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (سورۂ مائدہ پ ۶ ع ۱) ترجمہ۔ آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے پورا کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جو تم کو جنت سے قریب کرائے مگر میں نے اس کو تم سے بیان کر دیا ہے اور میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جو دوزخ سے تم کو دور کر دے مگر وہ تمہیں بتلادی ہے۔ تمہارے سامنے میں نے ایک روشن شریعت چھوڑی ہے کہ اس کی رات بھی دن کی طرح ہے۔ میرے بعد اس سے وہی ہٹے گا جو ہلاک ہونے والا ہے۔ (ترجمہ شرح اربعین نودی)

حضرت علیؓ نے عید گاہ میں عید کے دن ایک شخص کو نماز نفل سے روکتے ہوئے فرمایا۔ جب تک کسی کام کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے نہ ملے اللہ تعالیٰ اس پر ثواب نہیں دیتا اس لئے تیری نماز عبث ہوگی اور عبث (بے مقصد کام) حرام ہے۔ کیا عجب ہے کہ پروردگار عالم اپنے نبی کی مخالفت کی وجہ سے اس نماز کے سبب تجھے عذاب دے۔ (مجمع البحرین)

بریلوی مسلک اس سلسلہ میں بریلویوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ دین میں نئے نئے عقائد گڑھتے رہتے ہیں اور نئے نئے مسائل نکالتے رہتے ہیں عقائد کے نمونے آپ پڑھ چکے ہیں اور مسائل کے نمونے آگے پڑھیں گے۔ بریلویوں کے اسی رویہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ دین میں کچھ کمی سمجھتے ہیں۔ جب ہی تو وہ اسے پوری کرتے رہتے ہیں۔

مسائل کا بیان!

اہل سنت وجماعت کے نزدیک اسلامی شریعت جسے اصطلاح میں فقہ کہتے

ہیں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت، قیاس مجتہد ان چار اصولوں پر مبنی ہے۔ جو مسئلہ ان چار اصولوں میں سے کسی سے ثابت نہ ہو وہ بدعت گمراہی ہے۔ اجتہاد میں اختلاف کی وجہ سے ائمہ دین میں جزئی اور فرعی اختلافات ہوئے جن میں سے چار اماموں کے مسلک زیادہ مشہور ہیں اور امت کی اکثریت انہیں چار مسلکوں میں سے کسی ایک پر چلتی ہے۔ ہندوستان کے سنی زیادہ تر امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مسلک کو مانتے ہیں۔ علمائے دیوبند کی طرح بریلوی حلقہ کے لوگ بھی اپنے کو حنفی کہتے ہیں۔ اس لئے ہم حنفی فقہ کے اعتبار سے بریلویوں کے نکالے ہوئے مسائل پر تبصرہ کر رہے ہیں۔ جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ — حنفیت کے دعویدار نہ حنفی ہیں، نہ سنی۔ بلکہ خانی مبتدع ہیں اور نیا گمراہ فرقہ ہیں اور جدید سبائیت (سب اکابر علماء و تکفیر اہل اسلام) پر اس رضا خانی فرقہ کی بنیاد ہے۔

حرمین کا مقدس ہونا اور حج کی فرضیت

اسلامی شریعت اسلامی شریعت کے اعتبار سے حج فرض ہے جسکو استطاعت ہو وہ اگر حج نہ کرے گا سخت گنہگار ہوگا اور حج کے فرض ہونے کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ، زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً دونوں مقدس مقامات ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے قیامت تک کے لئے شیطانی اثرات سے پاک کر دیا ہے۔ تمام ائمہ و علماء امت کا فیصلہ ہے کہ ان دونوں مقامات پر گمراہی کا غلبہ کبھی نہ ہوگا اور دجال کے فتنے سے یہ مقامات محفوظ رہیں گے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھ لے اس کے لئے دوزخ سے نجات پانا اور عذاب

سے نجات پانا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ نفاق سے پاک ہے۔

(الترغیب والترہیب، ص۲۰۵)

بہارشریعت جلد۳ ص۲ پر بھی یہ حدیث نقل کر کے لکھی ہے۔ "ترک جماعت ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار سخت گناہ کبیرہ و حرام ہے اور یہاں تو گناہ کے علاوہ سخت محرومی" اللہ تعالیٰ نے حج کے بارے میں فرمایا۔

یعنی جو راہ مکہ طے کرنے کی استطاعت رکھے اس پر حج فرض ہے۔

بریلوی شریعت

اس سلسلہ میں بریلویوں کا بھی پہلے مسلک یہی تھا جو اوپر بیان ہو چکا جیسا کہ بہارشریعت کا حوالہ گزر چکا ہے۔ اور تمہید ایمان کے آخر میں مولوی احمد رضا خاں نے بھی لکھا ہے کہ بحکم احادیث صحیحہ وہاں (یعنی مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں) شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا۔ مگر اس فرقہ نے پھر اپنا مذہب بدل دیا مشہور بریلوی رہنما مولوی حشمت علی پیلی بھیتی اپنے شجرہ ص۴ پر ضروری ہدایات لکھتے ہیں ان مقدس مقامات پر چند سال سے جو خبیث ابن سعود نجدی نے اپنی ناپاک حکومت کے زور سے اپنے عقائد وہابیہ باطلہ کفریہ پھیلائے ہیں ان سے بچیں یہاں تک کہ تنویر الحجہ لمن یجوز لہ التواء الحجہ میں فتویٰ دیا ہے۔ نا واقف عوام اور ضعفائے اہل اسلام جن کے اسلام و سنیت پر فتنہ کا خطرہ ہے۔ ان کو یہی حکم شرعی ہے کہ تاخیر سے حج کریں اور حجاب اہل سنت میں فتویٰ دیا ہے کہ متصلب[*] سنی کے علاوہ دوسرے لوگ موجودہ حکومت کے رہنے تک حج کو نہ جائیں یہ چنانچہ اس فرقہ کے لوگ حج کم کرنے جاتے ہیں اور اگر کسی طرح پہونچ گئے تو مسجد حرام اور مسجد نبوی کے امام کے پیچھے دنیا بھر کے حاجیوں کی جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔ شاید ان کی نظر میں تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں اسی لئے وہ کافروں کے ساتھ نماز پڑھنے سے بچتے ہیں۔

تیجہ اور چالیسواں کا مسئلہ

---

[*] متصلب سخت خالص کٹر بریلوی یعنی بریلی کے پڑھے ہوئے مولوی جو بدعت میں بہت ہی پختہ ہوں۔

اسلامی شریعت مسئلہ:۔ جس کے گھر میں میت ہوجائے اسے سوئم چہلم وغیرہ کے نام پر لوگوں کی دعوت کرنا منع ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہؓ نے فرمایا۔ ہم صحابۂ رسول اہل میت کے یہاں لوگوں کے جمع ہونے اور اہل میت کا ان کے لئے کھانا تیار کرنے کو جاہلیت کی چیزوں میں سے شمار کرتے تھے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ (۱) اہل میت کے یہاں دفن کے بعد لوگوں کو کسی دن بھی اجتماع منعقد کرنا منع ہے (۲) اہل میت کو جمع ہونے والوں کے لئے کھانے کی قسم کی چیزوں کا تیار کرنا، تقسیم کرنا منع ہے۔ یہ مسئلہ فتح القدیر، کبیری، شامی وغیرہ کتب فقہ میں بھی وضاحت سے موجود ہے۔ تمام فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ دعوت خوشی کے موقع پر ہے۔ غمی کے موقع پر نہیں ہے۔

بریلوی مذہب بریلوی جماعت کے امام مولوی احمد رضا خاں صاحب نے بھی اس مسئلہ پر شریعت کے مطابق احکام شریعت میں زبردست دلائل اور دسیوں حوالوں سے اس سوئم و چہلم کی قسم کی دعوت کو مطلق ناجائز و بدعت، شنیعہ و قبیحہ لکھا ہے اور کسی طرح اس کی اجازت نہیں دی ہے۔ اسی طرح ان کے شاگرد مولوی امجد علی صاحب "بہار شریعت حصہ چہارم ص۱۹۴ پر لکھتے ہیں۔ میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز اور بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقراء کو کھلائیں تو بہتر ہے۔

مسئلہ:۔ جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمۂ طیبہ پڑھوایا۔ ان کے لئے بھی کھانا تیار کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ:۔ تعزیت کے لئے اکثر عورتیں جمع ہوتی ہیں۔ اور روتی پیٹتی ہیں انھیں کھانا نہ دیا جائے ورنہ گناہ پر مدد دینا ہے ص۱۹۵۔

مگر اب بریلوی فرقہ کے لوگ ان دعوتوں کو جائز کہتے ہیں اور کرتے ہیں۔ مولوی حشمت علی صاحب شمع ہدایت حصہ سوم ص۹۵ پر لکھتے ہیں۔ "اور جب فاتحہ کی حقیقت معلوم ہوگئی

تو تیجہ، دسویں، بیسویں، چالیسویں، سہ ماہی، چھ ماہی، برسی وغیرہ وغیرہ۔ اور بزرگان دین کی نیاز، نذر، عرس، بی بی کی صحنک، بو علی شاہ قلندر کی سہ منی، شاہ عبدالحق کا توشہ، بڑے پیر کی گیارہویں وغیرہ کا حال بھی کھل گیا۔ وہ سب بھی شرعاً جائز و ثواب ہیں کہ دراصل فاتحہ ہیں۔ اب بریلوی بھائی ہی اپنے مولویوں کی اس دورخی پالیسی پر غور کریں۔ گے

خود ہی بتلائیں کہ ہم بتلائیں کیا

بدعاتِ محرم

اسلامی شریعت

محرم الحرام کی بدعات، تعزیہ داری، نوحہ خوانی، سینہ کوبی، علم نکالنا، دلدل سجانا، امام کا روزہ رکھنا، حسینی فقیر بننے کے لئے سبز کپڑے وغیرہ پہنا بدعت و حرام ہے۔ بلکہ بعض باتیں شرک ہیں۔ تمام علمائے دین کا متفقہ فیصلہ یہی ہے۔ حضرت بڑے پیر رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے۔ "عاشورہ کے دن رنج و غم کا ظاہر کرنا اور شور کرنا سخت منع ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ صرف دسویں محرم کو اور ایک دن اس سے پہلے یا بعد کو روزہ رکھنا بہت ثواب کا کام ہے، دسویں محرم کو کھانے میں گھر والوں کے لئے وسعت کرنا بھی ایک روایت سے ثابت ہے۔

بریلوی شریعت

بریلویوں کے یہاں بھی مذکورہ بدعات کو ناجائز و حرام لکھا گیا ہے۔ ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۸ پر لکھا ہے۔ عرض تعزیہ داری میں لہو و لعب سمجھ کر جائے تو کیسا ہے؟

ارشاد:۔ نہیں جانا چاہیئے۔ ناجائز کام میں جس طرح جان و مال سے مدد کرے گا یوں ہی سواد (تعداد) بڑھا کر بھی مددگار ہوگا۔ ناجائز بات کا تماشہ دیکھنا بھی

ناجائز ہے۔

رسالہ "تعزیہ داری" میں بھی تعزیہ وغیرہ رسوم جاہلیت کو بدعت وحرام لکھا ہے۔ مگر اب اس فرقہ کے لوگ تعزیہ داری کی حمایت کرتے ہیں اور اسے جائز بھی کہہ دیتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ بریلوی نے ہمارے گاؤں میں مدرسہ رئیس العلوم کے منیجر کے پوچھنے پر کہا تھا کہ چھوٹا تعزیہ بنا کر گھر میں رکھ لے اور باجہ نہ بجائے جائز ہے

بریلویوں کے مفتی مولوی محمد حسین سنبھلی سے ڈھاکہ رسول پور میں پوچھا گیا۔ کہ تعزیہ داری کا حکم کیا ہے؟ بتایا کہ ہماری طرف تو ساٹھ ساٹھ فٹ کے تعزیے ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مذہب بدل دیا ہے یا عوام کی لعن وطعن سے بچنے کے لئے ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔

خلافتِ راشدہ اور بریلویوں کی دورخی

تمام علمائے اہل سنت وجماعت کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم پر خلافت راشدہ ختم ہوگئی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیشک صحابی مکرم اور مخزن ہدایت اور امیر برحق ہیں مگر ان کی حکومت خلافت علیٰ منہاج النبوت نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کے ملفوظات حصہ اول ص۶ پر لکھا ہے۔ "خلافت راشدہ وہ خلافت ہے کہ منہاج نبوت پر ہو۔ جیسے حضرات خلفائے اربعہ اور حسن مجتبیٰ اور امیر المومنین عمر بن عبدالعزیزؒ نے کی۔ اور اب میرے خیال میں ایسی خلافت راشدہ امام مہدی ہی قائم کریں گے۔ والغیب عند اللہ اور ملفوظات حصہ سوم ص۸ پر ہے۔ "ابوبکرؓ صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولا علی، امام حسن، امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ تھی۔

اور بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۵۹ پر ہے۔ "امیر معاویہؓ اول ملوک اسلام ہیں"۔ اب اس کو کیا کہا جائے کہ امیر معاویہؓ کو خلیفۂ راشد بھی کہتے ہیں اور عام بادشاہ بھی ۔

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا کہیئے
ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے

توہینِ رسالت کس نے کی؟

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ　　دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

اعلیٰ حضرت اپنی کتاب تمہید صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّلِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ؕ
ترجمہ:۔ اے نبی بیشک ہم نے بھیجا تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تاکہ اے لوگو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر فرض ہے اس لئے سیدنا امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں۔ جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضورؐ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضورؐ کو کوئی عیب لگائے یقیناً وہ کافر اور خدا کا منکر ہو گیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی"۔

یہ فتویٰ یقیناً ٹھیک ہے۔ یہی اعلیٰ حضرت ملفوظات حصہ چہارم صفحہ ۸ پر کہتے ہیں۔

عرض:۔ نوشیرواں کو عادل کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

ارشاد:۔ نہیں اور اگر اس کے احکام کو حق جان کر کہا تو کفر ہے ورنہ حرام ہے۔

مسلمانو! غور کرو نوشیرواں کے بارے میں شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں

سزد گر بدور تو نازم چناں   چوں سید بدوران نوشیرواں

یعنی میرا اپنے بادشاہ کی حکومت میں ہونے پر ناز کرنا ایسا ہی لائق ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیرواں کے زمانے میں پیدا ہونے پر ناز فرمایا ہے۔ حاشیۂ بوستاں پر یہ حدیث لکھی ہے۔ انا ولدت فی عهد الملک العادل۔ یعنی میں عادل بادشاہ نوشیرواں کے زمانے میں پیدا ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیرواں کو عادل کہا اور ظاہر ہے کہ آپؐ نے جھوٹ نہیں فرمایا۔ بلکہ حق جان کر کہا۔ اس لئے خان صاحب کے فتوے سے خدا کی ہزار بار پناہ بسید المرسلینؐ اور شیخ سعدیؒ اور گلستاں، بوستاں کو اچھی کتابیں جان کر پڑھنے والے سب کون ہوئے اور خود اعلیٰ حضرت اور ان کے متبعین انھیں کے فتوے سے کیا ہوئے۔ العیاذ باللہ۔

بدعاتِ متفرقہ

بریلوی اہل بدعت نے بہت سی بدعات کو رواج دیا ہے اور ایجاد کیا ہے اور برابر ایجاد کر رہے ہیں۔ جن کو شمار کرنا مشکل ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱)۔ دفن کے بعد قبر پر اذان کہنا، جیسے شمع ہدایت حصہ دوم صـ۲۶ پر لکھا ہے واپس آتے وقت قبر پر اذان ضرور کہو۔ اور اعلیٰ حضرت نے اذان قبر کے فائدے بتلانے کے لئے ایذان الاجر فی اذان القبر" کتاب لکھی ہے۔ جسے علامہ شامی اور دوسرے حنفی علماء نے خلاف سنت لکھا ہے۔ (دیکھو شامی جلد اول۔

۲۔ نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا، جسے علامہ شامی نے مکروہ لکھا ہے اور بہت سے علماء نے شیعوں کا طریقہ بتلایا ہے۔

۳۔ نمازوں کے بعد کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھنا یہ بالکل نیا نیا بریلوی

مسلک کا رکن ہے۔

۴۔ صلوٰۃ الرغائب جسے علامہ شامی نے اپنے فتاویٰ جلد اول ص۱۶۱ پر بدعت لکھا ہے اور مولوی امجد علی صاحب بہار شریعت حصہ چہارم ص۳۲ پر تسلیم کرتے ہیں فقہاء اسے ناجائز و بدعت و مکروہ بتلاتے ہیں۔ مگر پھر یہ بھی لکھدیا کہ اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔

۵۔ صلوٰۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ، یہ نماز بدعت ہے۔ جسے بہار شریعت، حصہ چہارم ص۱۳۱ پر پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔

۶۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کے ساتھ نعرۂ رسالت یا رسول اللہ اور نعرۂ غوثیہ یا غوث اور نعرۂ حیدری یا علی، لگانا۔

۷۔ حنفی مسلک کے خلاف جمعہ کی دوسری اذان کو مسجد کے باہر کہلانا، اور اسے ضروری سمجھتے ہوئے اس مسئلہ میں غیر مقلدوں کے ہمنوا بن جانا پسند کرلیا۔

۸۔ ماہِ رجب میں تبارک اور کونڈوں کی فاتحہ کرنا۔ جنہیں شمع ہدایت میں مستحسن لکھا ہے جبکہ یہ سراسر بدعت ہے۔

۱۰۔ خطوط اور تحریروں کی ابتداء ۷۸۶/۹۲ سے کرنا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ترک کرنے کی عادت ڈالنا۔

۱۱۔ المدد یا غوث اعظم اور المدد یا احمد رضا کے وظیفے پڑھنا وغیرہ وغیرہ

بریلویوں کا وضو اور نماز

نماز میں بوسہ بازی مسئلہ: مرد نماز میں تھا عورت نے اس کا بوسہ لیا اس سے مرد کو خواہش پیدا ہوئی۔ نماز جاتی رہی اگرچہ یہ اس کا اپنا فعل نہ تھا۔ اور عورت نماز پڑھتی ہو، مرد بوسہ لے عورت کو خواہش پیدا ہو۔ عورت کی نماز نہ جائیگی۔

فتاوی رضویہ اول ص۶۱

نماز میں بیوی یا اجنبیہ عورت کی شرمگاہ دیکھنا | مسئلہ:۔ نماز میں اگر بیگانہ عورت کی شرمگاہ پر نظر پڑجائے جب بھی نماز ودضو میں خلل نہیں مگر عورت کی مائیں، بیٹیاں اس پر حرام ہوجائیں گی جب کہ فرج داخل پر نظر بشہوت پڑی ہو۔ اور اگر قصداً ایسا کرے تو سخت گناہ ہے۔ مگر نماز ودضو جب بھی باطل نہ ہونگے۔

مسئلہ:۔ عورت کو طلاق رجعی دی تھی، یہ نماز پڑھ رہا تھا اتفاقاً عورت کی فرجِ داخل پر نظر بشہوت جا پڑی رجعت ہوگئی اور نماز ودضو میں کچھ خلل نہیں قصداً کرے تو کراہت ہے ص۶۱

نجاست کے ساتھ نماز | مسئلہ:۔ بچہ کے کپڑے یا بدن میں نجاست لگی ہے اسے گود میں لے لے تو نماز جائز ہے۔ (الملفوظ ص۶۵)

بریلوی بھائیو! امام اعظم ابوحنیفہؒ کا قول کوّے کے مسئلہ میں بیان کرنے پر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسے ولی کامل پر طعن کرنے کی سزا میں اپنے گھر کے مفتی اعظم اور اعلیٰحضرت کے بیان کئے۔ اوپر کے مسائل پڑھو اور ان پر عمل کرتے ہوئے نمازوں میں بوسہ بازی کیا کرو۔ بیوی یا اجنبی عورت کو سامنے بٹھا کر فرج داخل پر شہوت سے نظر ڈالا کرو۔ نماز ودضو میں کچھ خلل نہ آئیگا۔ فقہاء کرام ہر توجہ ہٹانیوالے عمل کو نماز میں کرنے سے کراہت مانتے ہیں، مانا کریں بلا خشوع وخضوع والی نماز کو غیر مقبول کہتے ہیں، کہا کریں۔ تمہیں تو فتاوی رضویہ کے مقدس مسائل پر عمل کرکے ہم خرما وہم ثواب کا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

نابالغ کا جماع | مسئلہ:۔ نابالغ نہ کبھی بے وضو نہ جنب نہ جماع ان پر غسل فرض ہو (ص۲۴۷ فتاوی رضویہ) سوال یہ ہے کہ جماع کرنیکے بعد بھی نابالغ کیا بالغ نہ ہوگا۔؟

بریلوی تاویلات وتلبیسات

رنڈی سے کرایا لینا | عرض:۔ رنڈی کو مکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد:۔ اسکا اس مکان میں رہنا کوئی گناہ نہیں۔ رہنے کیواسطے مکان کرایہ پر دینا کوئی گناہ نہیں باقی

رہا اسکا زنا کرنا یہ اسکا فعل ہے اسکے واسطے مکان کرایہ نہیں دیا گیا۔

حاشیہ یہاں بھی وہی ہے کہ اگر رنڈی کے پاس سوا اس ناپاک کمائی کے اور مال نہیں جس سے کرایہ ادا کرے تو وہاں مال زنا لینا چاہئے اور اگر اور ہو خواہ یوں کہ مال حلال قرض لیکر دے تو حرج نہیں۔ مؤلف غفرلہ (الملفوظات سوم ص۲۳) اسی کو کہتے ہیں گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز۔

پہلے دن حرام دوسرے دن حلال عرض:۔ کافر ہولی، دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد:۔ اس روز نہ لے، ہاں اگر دوسرے دن دیں تو لے نہ یہ سمجھ کر کہ ان خبثار کے تیوہار کی مٹھائی ہے بلکہ مال موذی نصیب غازی رمہ۹۱ اول الملفوظ

مسجد میں کپڑا سینا جائز ہے عرض:۔ مسجد میں کپڑا سینا جائز ہے یا نہیں۔ ارشاد:۔ اگر اجرت پر سیتا ہے تو ناجائز، ورنہ کوئی حرج نہیں۔

عورت کا وعظ کی مجلس میں جانا جائز نہیں یونہی وعظ کی مجلس میں جانا ناجائز ہے (قانون شریعت ص۸۵) ـــــ اور میلاد وعرس میں جانا کیسا ہے؟ یہ بھی بیان کر دیتے کہ وعظ کی مجلس میں پردہ کیساتھ شرکت کرنا کیوں ناجائز ہے۔ کوئی بریلوی ہی بتلاسکے گا۔

ریل گاڑی میں فرض نماز ـــ ناجائز ہے مگر اعلیٰحضرت پڑھتے تھے اعلیٰ حضرت کا ارشاد الملفوظ حصہ اول ص۲۱ پر یہ لکھا ہے۔

"مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بفضلہ تعالیٰ پنجوقتہ جماعت سے نماز پڑھی قیام اور رکوع تو ریل میں بھی بخوبی ہو سکتا ہے۔ ہاں بعض وقت دقت ہوتی ہے۔ مگر بہار شریعت حصہ چہارم ص۴۹ پر اور قانون شریعت ص۱۰ پر ہے۔ "چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض وواجب و سنت فجر نہیں ہو سکتی۔"

بریلوی صاحبان ہی بتلائیں کہ ریل پر نماز جائز ہے تو اعلیٰ حضرت نے پنجوقتہ باجماعت نماز ریل میں پڑھ کر علی الاعلان ناجائز کام کیوں کیا؟

❁ ❁ ❁

فتاویٰ رضویہ اور جنت کی حوریں

فتاویٰ رضویہ کے مقدمہ میں ہے۔ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ قَبْلِیْ اِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ۔ اپنے فتاویٰ کی تعریف میں یہ خود اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے۔ اور خود ہی ترجمہ کیا ہے۔ "اور ستمری دلہنیں گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ جن کو مجھ سے پہلے کسی آدمی یا جن نے ہاتھ نہیں لگایا۔ اس عبارت پر یہ اعتراضات ہیں کیا کوئی اپنے اعلیٰ حضرت کے ماننے والے صاحب جواب دیں گے۔

اعتراض نمبر ۱۔ قرآن مجید کی آیت میں تھوڑی سی تبدیلی کرکے اپنے فتووں کی تعریف میں لکھنا کیا اہانتِ کلامِ الٰہی نہیں ہے؟

اعتراض نمبر ۲۔ آپ کے اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ کیا جنت کی حوروں کے مشابہ ہیں اور جنت کی حوروں سے اپنے فتووں کی تشبیہ دینے والا کون ہے؟

اعتراض نمبر ۳۔ جب آپکے اعلیٰ حضرت کے فتاوے تک کسی جن اور کسی انسان کی رسائی نہیں ہے تو وہ خود ساختہ اور نئے ہوئے۔ یہ اپنے مبتدع اور بدعات و محدثات کے موجد ہونے کا صاف اقرار ہے۔

اعتراض نمبر ۴۔ آپکے اعلیٰ حضرت نے اپنے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم عالیہ پر ترجیح دی ہے۔ جب ہی تو اپنے فتاویٰ تک کسی انسان اور کسی جن کی رسائی نہونے کا اقرار ہے۔

اعتراض نمبر ۵۔ آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ما کان و مایکون کہتے ہیں اور مایکون میں الملفوظ کے اندر صرف محدثات کے علم کو داخل مانا ہے تو کیا یہ فتاویٰ رضویہ کلام الٰہی کی طرح قدیم ہے جس تک کسی انسان و جن کی رسائی نہیں ہے اور کیا اس دعویٰ سے آپکے عقیدہ کی تردید نہیں ہے۔ نکرہ تحت نفی حصر کیلئے ہوتا ہے اسلئے استثنار کا دعویٰ کرکے جان بچانے کی کوشش نہ کی جائے۔

کفر کی مشین گن

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے   تمہیں بتاؤ۔ یہ انداز گفتگو کیا ہے

جمہور علماء کا مسئلہ یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہنا چاہئے اور جب تک اس کے کلام میں کوئی جائز احتمال نکل سکتا ہو اسے مسلمان ہی سمجھے اور بدگمانی نہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ. ترجمہ: جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

بریلوی فرقہ کے اعلیٰ حضرت بھی تمہید الاعلان میں یہی لکھتے ہیں کہ "ہمیں ہمارے نبی نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وجہ تکفیر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔ لیکن بعد کو یہ مسلک بدل دیا گیا اور کفر کی مشین گن ایسی چلائی گئی کہ دنیا میں شاید ہی کسی مسلمان کو چھوڑا گیا ہو۔

اعلیٰ حضرت کے جانشین خاص عبید الرضا حشمت علی صاحب اپنے شجرہ کے آخری صفحہ پر ضروری ہدایت لکھتے ہیں۔ "سنی یعنی بریلوی کے جتنے مخالف ہیں مثلاً وہابی، دیوبندی اور وہابی غیر مقلد اور وہابی نجدی وغیرہ کے نام گنا کر ایک فرقہ صلح کلی لکھا ہے۔ ان سب کی مخالفت اور دشمنی کرنے کی ہدایت کی ہے اور "تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ" کے پڑھنے کی تاکید کی ہے جو کہ کفر کی مشین گن ہے اسمیں کیا لکھا ہے چند نمونے پڑھیئے۔

مسلمانوں کی خیر خواہ تمام جماعتیں کافر ہیں

مسلم ایجوکیشن کانفرنس، اور ندوۃ العلماء لکھنؤ، خدام کعبہ۔ خلافت کمیٹی، جمعیۃ العلماء ہند، خدام الحرمین، اتحاد ملت، مجلس احرار، مسلم لیگ، اتحاد کانفرنس، مسلم آزاد کانفرنس، نوجوان کانفرنس، نمازی فوج، جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور، امارت شرعیہ بہار، آل پارٹیز کانفرنس وغیرہ کمیٹیاں۔ انھیں اہل کفر نے دہریت والحاد پھیلانے کے لئے گڑھی ہیں (صفحہ ۹ کتاب مذکور)

برادریوں کے نام پر بننے والی پارٹیاں بھی کافر ہیں

ان بے ایمانوں نے عوام مسلمین کے پھانسنے کے لئے کپڑے بننے والوں کی مومن کانفرنس، جمعیۃ المومنین، جمعیۃ الانصار

روئی دھننے والوں کی جمعیۃ المنصور، کپڑا سینے والوں کی جمعیۃ ادریسیہ، قصابوں کی جمعیۃ قریش، سبزی فروشوں کی جمعیۃ الراعین۔ اور پٹھان کی افغان کانفرنس، وغیرہ کمیٹیاں خود گڑھی ہیں یا اپنے دام افتادوں سے گڑھوائی ہیں۔

بریلویوں کے علاوہ سب کافر

سنی یعنی رضا خانی مسلمانوں کے علاوہ تمام مدعیان اسلام بحکم شریعت کفار اور مرتدین ہیں۔ (مظاہر حق ص۲)

مولانا عبدالحیؒ فرنگی محلی کی توہین

ملفوظ حصہ اول ص۱۳ پر ہے۔ "مولوی صاحب (یعنی مولانا عبدالحیؒ فرنگی محلی) ہنود کے دھوکے میں آگئے، مسلمانوں کے خلاف فتویٰ دیدیا۔ پھر آگے کہتے ہیں" وہ اپنے فہم پر اعتماد کرتے ہیں اور ائمہ دین کے مقابل ہیں"۔

سرسید بانی مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کو گالی

ملفوظات حصہ سوم ص۱۰ پر ہے۔ "کسی نے پوچھا کہ بعض علی گڈھی کو سید صاحب کہتے ہیں تو اس کے جواب میں کہا۔" وہ ایک خبیث مرتد تھا"۔

مولانا عبدالباری فرنگی محلی کی تکفیر

"حق کی فتح مبین" نامی کتاب میں مولانا احمد رضا خاں صاحب کے ان ملفوظ کے اقتباسات ہیں جو مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ کے نام لکھے تھے۔ اس کتاب کے ص۵ پر ہے۔ "اب تو میرے ایرادات دادلہ ایک سوسے چار سو تک پہونچے اور ضرور انہیں یا آپ ہدایت پر ہیں یا ضلالت پر۔ گویا چار سو تک کفریات گنا سکے۔

رہنمایانِ قوم کی تکفیر

۱۳۳۹ھ میں جماعت رضائے مصطفیٰ کی طرف سے ایک اشتہار چھاپا گیا ، جس میں مولانا عبدالماجد بدایونی کے بارے میں لکھا ہے۔" ہاں یہ وہی تو ہیں جنھوں نے قرآن مجید، حدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نچھاور کردی" پھر آگے لکھا ہے۔" خدا تو خدا ہے جل و علا ایک ذلیل ناپاک ، خبیث آریہ ہندو کے سامنے بھی منھ دکھانے کے قابل نہ رہے" اسی اشتہار میں صہ۲۱ پر مولانا شوکت علی مرحوم، مولانا محمد علی مرحوم کے بارے میں لکھا ہے۔" یہ وہی ہیں جنھوں نے مشرکین کی خوشنودی خدا کی خوشنودی مانی، رام کی دہائی پکاری، خدا کی رسی مضبوط پکڑے رہنے پر دین کا جاتا رہنا ممکن بتایا۔ ایسا مذہب بنانا چاہا جو ہند و مسلم کے امتیاز کو اٹھادے، سنگم و پریاگ کو مقدس علامت ٹھہرادے۔ مولانا آزاد مرحوم اور مولانا آزاد مرحوم سبحانی وغیرہ۔ غرضیکہ حضرت شیخ الہند دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت تحریک کا رہنما مان لینے کی وجہ سے خلافت کمیٹی کے تمام ہی ارکان کو کافر و فاسق و مجرم بناڈالا ہے

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا کسی کو بھی .
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

٭٭ ٭٭ ٭٭

علمائے دیوبند کا مسلک، اور کارنامے

مسلک

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طنیت را

اس مسلک کو جو سلف و خلف کی نسبتوں سے حاصل شدہ ہے اگر اصطلاحی الفاظ میں لایا جائے تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "دارالعلوم" دیناً مسلم. فرقہ اہل السنۃ والجماعۃ۔ مذہباً حنفی، مشرباً صوفی، کلاماً اشعری، سلوکاً چشتی، بلکہ جامع سلاسل، فکراً ولی اللہی، اصولاً قاسمی، فروعاً رشیدی اور نسبتاً دیوبندی ہے۔ (دارالعلوم ص۲۶)

کارنامے

۱۔ جب عیسائی

۱۔ جب عیسائی پادریوں نے اپنا مذہب ہندوستان میں، انگریزی حکومت کی مدد سے پھیلانا چاہا تو بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم رح نانوتوی اور اس سلسلہ کے بزرگ مولانا رحمۃ اللہ مہاجر مکہ نے ان سے مناظرہ کرکے ان کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ ان کے رد میں تصانیف لکھیں۔

۲۔ جب فرقہ پرستوں نے مسلمانوں کو کافر بنانے کے لئے شدھی تحریک شروع کی۔ تو۔

اس کا مقابلہ[1] علمائے دیوبند نے کیا۔

۳۔ جب انگریزوں نے مصر و شام و حجاز مقدس کو اپنے زیر سایہ لانے کے لئے ترکی خلافت کے مسلمانوں کو کافر ہونے اور مستحق خلافت نہ ہونے کا فتوی لینا چاہا تو علمائے دیوبند کے بزرگ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور شیخ الاسلام، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے اس فتوے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اور مالٹا کی قید برداشت کی اور انگریزوں کے مقابلہ پر خلافت تحریک کی سرپرستی فرمائی۔ اور اسلامی ممالک کی آزادی کا ذریعہ بنے۔

۴۔ جب قادیانیوں نے جھوٹے نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کی دعوت پھیلانی شروع کی تو علمائے دیوبند اور ان کے بزرگوں اور شاگردوں نے ہی ان کا مقابلہ کرکے ان کا زور توڑا۔

۵۔ جب لکھنؤ وغیرہ میں اپنے کو مسلمان کہنے والے شیعہ فرقہ کے لوگوں نے تبرا کے نام پر صحابۂ کرامؓ کی عظمت پر حملے شروع کئے تو مدح صحابہ کی تحریک چلا کر بزرگانِ دیوبند میں سے حضرت امام اہل سنت مولانا عبد الشکورؒ اور دوسرے اکابر نے اس فتنہ کا مقابلہ کیا۔

۶۔ ملک کی تقسیم کے بعد دہلی اور مغربی یوپی اور دوسرے مقامات کے مسلمانوں کے خلاف جب فرقہ پرستوں نے انھیں ملک سے نکالنے اور تباہ و برباد کرنے کی

---

[1] بریلی کے ایک صاحب کا بیان ہے کہ جب شدھی تحریک کے مقابلے میں علمائے دیوبند نے "تبلیغ اسلام" تحریک چلائی تھی اس دور میں روزانہ اخباروں میں خبریں چھپتی تھیں کہ آج فلاں دیوبند کے عالم کے ہاتھ پر اتنوں نے اسلام قبول کیا ہزاروں اسلام میں داخل ہو رہے تھے حلقۂ بریلویت میں ہلچل مچ گئی اور شرمندگی ہوئی کہ ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیئے کسی کو ڈھونڈ کر اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے کے ہاتھوں پر مسلمان بنا کر جلوس نکالا گیا اس پر ایک شاعر نے یہ لکھ کر کھمبے پر لگایا تھا ؎

آپ کے باپ نے لاکھوں کو بنایا کافر
ناخلف آپ ہیں جو ایک مسلمان کیا

سازش کی۔ ان کے مقابلے میں مسلمانوں کی حفاظت اور مساجد و مزارات کی حفاظت کا فریضہ اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر علمائے دیوبند اور ان کے رفقار کار نے ادا کیا۔

۷۔ ملک کی تقسیم کے بعد ہندوستانی مسلمانوں پر جب بھی آفت آئی ہے، اور بلوے فساد ہوتے ہیں۔ یا حکومت کی طرف سے غیر اسلامی قانون بننے کا اندیشہ پیدا ہوتا ہے علمائے دیوبند ہی اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

۸۔ جب امام اعظم ابوحنیفہؒ کے فقہ کو حدیث کے خلاف ہونے کا الزام عائد کیا تو علماء دیوبند نے فقہ حنفی کے ہر ہر مسئلہ کو تحریر و تقریر کے ذریعہ کتاب و سنت سے مدلل کیا ملک میں علوم دین کی حفاظت کے لئے مدارس اور تصنیفی و تالیفی مراکز قائم کیے۔

۹۔ ہندوستان سے مسلمانوں کی حکومت ختم ہو جانے کے بعد اسلام، اور مسلمانوں کو جو زبردست خطرات تھے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اکابر دیوبند نے دارالعلوم دیوبند کو قائم کر کے ایک طرف خارجی فتنوں کا مقابلہ کیا۔ دوسری جانب داخلی فتنوں کے دروازوں کو بھی اپنی حد تک خدا کی مدد سے بند کرنے کی کوشش کی اور انگریزی تعلیم و تہذیب کے ذریعہ جو بددینی پھیل رہی تھی اور مسلمان ہی اسلامی کردار، اخلاق عقائد سے بیزار ہو رہے تھے۔ انھیں صحیح اسلام کی طرف دعوت دی۔ ملک اور ملک کے باہر دارالعلوم کے علماء و فضلاء نے دین اسلام کی وہ زبردست خدمات کی ہیں جن کا تذکرہ ایک مستقل تاریخ ہے۔ مختصر الفاظ میں پورے یقین سے بلا مبالغہ ہر صاحب بصیرت کہنے پر مجبور ہے کہ اس آخری صدی میں اسلام کو صحیح طور پر پھیلانے کی جتنی تحریکیں اٹھیں اور جتنی دعوتیں بلند ہوئیں اور جتنے صحیح کتاب و سنت والے مسلک پر مدارس قائم ہوئے ان سب کا سلسلہ دارالعلوم اور اس کے اکابر سے ملتا ہے۔ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ کا یہ بیان حرف بحرف صحیح ہے

دارالعلوم کی جماعت اپنے مسلک کی ہمہ گیری کی وجہ سے ہر فتنہ کی مدافعت، مقابلہ کے لئے سینہ سپر رہی۔ خواہ وہ فتنہ نقل و روایت کی راہوں سے آیا ہو۔ یا

عقلیت پسندی کی بنیاد سے اٹھا ہو. اس جماعت نے ہر دور میں اعلاء کلمۃ اللہ اور امر بالمعروف کا فرض ادا کیا.

متصوفین کے تصوف کی جانب سے بدعات و محدثات اور شرکیہ حرکات کا فتنہ روایتی انداز میں ابھرا تو اس کا روایتی ہی طور پر مقابلہ کیا اور بے سند روایتوں کی قلعی کھولکر شریعت و طریقت کی مستند نقول سے اس کا استیصال کیا اور غرض، بدعت پسندی ہوا پرستی، دہریت نوازی، بے قیدی، مطلق العنانی، آزادیٔ افکار کی جڑیں کھوکھلی کر کے عقل و نقل، روایت و درایت اور حکمت و دین کی جڑیں مضبوط کیں.

دارالعلوم نے ایسے افراد پیدا کئے. جنھوں نے تعلیم، تزکیہ اخلاق، تصنیف افتار، مناظرہ، خطابت و تذکیر، تبلیغ، حکمت اور طب وغیرہ میں بیش بہا خدمات انجام دیں.

دارالعلوم نے سو سالہ میں پانچسو چھتیس مشائخ طریقت اور پانچ ہزار آٹھ سو اٹھاسی مدرسین، ایک ہزار ایک سو چونسٹھ مصنفین، ایک ہزار سات سو چوراسی مفتی ایک ہزار پانچسو چالیس مناظر، چھ سو چوراسی صحافی، چار ہزار دو سو اٹھاسی خطیب و مبلغ، دو سو اٹھاسی طبیب تیار کئے. اور سات سو اڑتالیس فضلاء نے صنعت و حرفت اور تجارت میں مشغولیت کے ساتھ دینی خدمات انجام دیں.

دارالعلوم کے فضلاء نے آٹھ ہزار نو سو چھتیس مدارس و مکاتب قائم کئے. اور جو مدارس عربیہ دارالعلوم کے زیر سایہ قائم ہیں. وہ بے شمار ہیں. ہندوستان کے علاوہ بیرون ممالک افغانستان، پاکستان، برما، افریقہ وغیرہ میں تقریباً ہر صوبے میں شہر بہ شہر مدارس اور خانقاہیں قائم ہیں. جہاں فضلائے دارالعلوم ظاہری و باطنی افادات میں مشغول ہیں.

بہر حال دارالعلوم کا فیض بارانِ رحمت کی طرح عام ہے. ہند و پاک کا کوئی گوشہ ایسا نہ ملے گا. جہاں اس چشمۂ علم دین سے نکلی ہوئی کوئی نہر موجود نہ ہو. جس سے سب لوگ

لے سترہ سال کا ریکارڈ اس میں شامل نہیں ہے ۱۲

سیراب ہوتے ہیں ؎

یک چراغ است دریں از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

اور بقول ظفر علی خاں مرحوم ؎

شاد باش و شاد زی اے سرزمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

لطیفے

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

لطیفہ ۱

مولانا اسمٰعیل دہلوی کافر ہیں اور نہیں بھی

اعلیٰ حضرت اپنی کتاب "تمہید" ص۲۲ پر حضرت مولانا اسمٰعیل دہلوی کے بارے میں لکھتے ہیں "حاشا للہ ہزار بار حاشا للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ نہ ان کے مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو ابھی تک مسلمان جانتا ہوں۔ اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں۔ اور امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا۔ اور ص۲۴ پر لکھتے ہیں۔

"علماء محتاطین انھیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔ وھو الجواب وبہ یفتیٰ و

علیہ الفتویٰ وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفی السلامۃ وفیہ السداد۔

یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔ اور اسی میں سلامتی ہے اور اسی میں استقامت ہے۔ اور یہی صاحب اپنے ملفوظات حصہ اول ص۹۷ پر کہتے ہیں۔ کہ

"میرا مسلک یہ ہے کہ وہ (یعنی اسمٰعیلؒ دہلوی یزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر کہے تو منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں" پہلے والے فتوے میں تھا کہ علماء محتاطین انھیں کافر کہیں اور اب کہتے ہیں کہ کوئی کافر کہے تو منع نہیں کریں گے۔ سچ ہے ؎

دروغ گو را حافظہ نباشد

اور یہی اعلیٰ حضرت الامن والعلی ص۱۴۳ پر لکھتے ہیں کہ

امام الوہابیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ فضول جانتے ہیں۔ ص۱۶۱ پر ہے کہ امام الوہابیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدحواس کہا ہے۔ ص۱۶۱ پر لکھا ہے۔ امام الوہابیہ اللہ تعالیٰ عزوجل کو معاذ اللہ صریح گالیاں دیتا اور صاف جاہل مانتا ہے۔ ص۱۶۹ پر لکھا ہے امام الوہابیہ نے صریح قرآن مجید کی مخالفت کی۔ مگر اسے مفر نہیں کہ اس کے نزدیک قرآن مجید کا سچا ہونا ضروری نہیں۔

ان عبارتوں میں امام الوہابیہ سے مراد مولانا اسمٰعیل دہلویؒ ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ خود ہی تمہید ص۳ پر یہ فیصلہ لکھ چکے ہیں۔" جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں۔ اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

اور بقول خود ایسا کرنے والے امام الوہابیہ کو کافر نہ کہنے کا فتویٰ دیکر خود ہی اپنے فتوے سے کافر ہو گئے۔ یا پھر یہ کہا جائے یہ الزامات جھوٹے ہیں۔ جیسا کہ ہمارا یقین ہے۔ اس لئے بریلوی بھائیو ؟

اپنے اعلیٰ حضرت کو جھوٹے مان کر ہی اقراری کفر سے بچا سکتے ہو۔ ورنہ معاملہ یہ ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کی زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

لطیفہ ۲

خدائی رات جائز ہے اور ناجائز بھی

جاہلوں میں خدائی رات کے نام سے ایک رسم ہے اس کو مولوی امجد علی گھوسوی بریلویوں کے صدر الشریعہ ناجائز کہتے ہیں۔ دیکھو بہار شریعت ص ۵۵، ۵۶ جلد ۵، مگر (مولوی حشمت علی) اصلاح بہشتی زیور ص ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ اس نسبت میں عدم جواز کی لو بھی نہیں جو جائے کہ اس کو بدعت کہا جائے۔ کیونکہ مولانا اشرف علی تھانوی نے بہشتی زیور میں خدائی رات کو ناجائز لکھا تھا۔ اس لئے ان کی ضد میں اسے جائز کرنا ضروری ہوگیا۔

لطیفہ ۳

طوافِ قبور کا مسئلہ

بہار شریعت میں یہ بھی لکھا ہے کہ روضۂ انور کا طواف منع ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ بزرگوں کے مزارات کا طواف جائز ہے۔ تو گویا ان کے نزدیک بزرگوں کا درجہ رسول اللہ سے بڑھا ہوا ہے۔

لطیفہ ۴

برہمن کا پڑھایا ہوا نکاح جائز

ملفوظات صـ۱۶ پر ہے. کسی نے مسئلہ پوچھا کہ وہابی کا پڑھایا ہوا نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں ؟ جواب دیا نکاح تو ہو ہی جاتا ہے اگرچہ برہمن پڑھا [illegible]
تم اپنے نکاح پڑھوانے کے لئے پنڈتوں کو بلوایا کرو.

لطیفہ ۵

حضورؐ کے عالم الغیب ہونے کا اقرار بھی انکار بھی

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع مغیبات کا علم تھا. آپ عالم غیب بعلم عطائی تھے. لیکن الملفوظ صـ۵۲ پر لکھتے ہیں البتہ ملکۂ شعر گوئی حضورؐ کو عطا نہ ہوا. جب ملکۂ شعر گوئی حضورؐ کو عطا نہ کئے جانے کا خود ہی اقرار کرتے ہو تو آنحضرتؐ کو عالم ما کان و ما یکون کیسے مانتے ہو.

لطیفہ ۶

اپنے پیر بھائی کی قبر کو روضۂ مبارک سے تشبیہ دی

الملفوظ حصہ دوم صـ۲۵ پر کہتے ہیں. جب ان کا یعنی برکات احمد کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی مرتبہ روضۂ اقدس میں قریب سے آئی تھی.

روضۂ مبارک، مطہر، مقدس کی وہ خوشبو جس پر جنت کی تمام خوشبوئیں قربان جائیں وہ خانصاحب کو اپنے پیر بھائی کی قبر میں نظر آئی۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

لطیفہ

جنازہ کے آگے آگے قصیدہ خوانی جائز بھی ناجائز بھی

اس فرقہ کی مشہور کتاب بہار شریعت جلد ۴ صـ ۱۳۹ پر ہے۔ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت (خاموشی) کی حالت میں چلنا چاہیئے۔ مگر ان کے سب سے بڑے حضرت کے وصایا شریف صـ ۹ پر جنازہ کے آگے اگر پڑھیں تو تم پر کروڑوں درود اور ذریعہ قادریہ۔
مسلمانو! سوچو جنازہ کے آگے آگے جب قوال قصیدہ پڑھتے چلیں گے تو خاموش رہنے والے فتوے کا انجام کیا ہوگا۔ اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک جنازہ کے پیچھے چلنا، مستحب و مسنون ہے پھر آگے آگے قصیدہ خوانی کی وصیت کرنے والے حنفی کیسے ہوئے اور اس وصیت پر عمل بھی ہوا۔ جیسا کہ وصایا صـ ۲۶ پر لکھا ہے۔ "حسب وصیت کروڑوں درود والی نظم" کی نعت خوانی پڑھ رہے تھے۔

لطیفہ

چھوت چھات کی تعلیم

ان دس طائفوں (یعنی وہابی وغیرہ) اور ان کے امثال سے مصافحہ کرنا حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے اگر بلا قصد بھی ان کے بدن سے بدن چھو جائے تو وضو کا اعادہ (دہرانا)

مستحب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ص۱۹۱)
فقہائے کرام تو کافر کے جھوٹے کو بھی پاک لکھتے ہیں۔ اور یہاں وہابیوں سے مصافحہ کرنے بلکہ بدن چھو جانے سے اور وہ بھی بلاارادہ، وضو دوبارہ کئے جانا کا حکم دیا جارہا ہے اور دلیل غائب ہے ؎

آلودہ میرے خون میں داماں کئے ہوئے
یوں پھر رہے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہ ہو

لطیفہ ۹

رسول اللہ اعلم المخلوقات پر ذہول ونسیان کا الزام

ارشد القادری صاحب جو بریلوی فرقہ کے آجکل پرجوش مبلغ ہیں۔ انہوں نے "شریعت" نامی کتاب حقانی صاحب کی تردید میں لکھی ہے۔ حقانی صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ما کان وما یکون نہ ہونے کی دلیل میں وہ حدیث پیش کی ہے جس میں ذکر ہے کہ میدان حشر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جماعت گزرے گی جس کو فرشتے دوزخ میں لے جارہے ہونگے۔ حضورؐ ان کی ظاہری علامتوں سے انھیں مسلمان سمجھ کر بلائیں گے۔ مگر فرشتے درمیان میں پردہ ڈالدیں گے اور کہیں گے۔ کہ
آپؐ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا ایجاد کیا تھا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر تمام غیبی باتوں کا علم ہوتا تو آپ اس جماعت کو پہچان کیوں نہ سکتے تھے۔ دلیل کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو ارشد صاحب علم نبوی پر طعن کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
"اب رہ گئی بات نہ پہچاننے کی تو ذہول ونسیان علم کے منافی نہیں" ذہول کے معنی کسی بات کا ذہن سے نکل جانا اور نسیان کے معنی بھولنا ہیں۔ اب کوئی بھی بتلائے

اللہ تعالےٰ تو یوں فرمائے۔

" سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى " یعنی اے پیغمبر ہم تمہیں پڑھائیں گے، تم بھولو گے نہیں۔ بھولنا اور ذہن سے نکل جانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ارفع کے خلاف ہے۔

اب ہم ارشد صاحب کے ہی لفظوں میں کہتے ہیں۔" ہائے رے شیطان کا حسن فریب تو نے کس کس راہ سے لوگوں کو گمراہ کیا، ایمان غارت کیا۔ ہم نے مانا کہ گنہگار تھے پر رحمتِ خداوندی تو غم گسار تھی۔ لیکن تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر طعن کا وار کر کے رحمت و نجات کا دروازہ مقفل کر دیا ہے۔

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

لطیفہ ۱۸
شریعت کی معافی کا دعویٰ

الملفوظ حصہ چہارم ص۵ پر مولوی احمد رضا خاں صاحب کا ارشاد لکھا ہے کہ " بحمد اللہ تعالےٰ میں اپنی وہ حالت پاتا ہوں جس میں فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں۔ لیکن الحمد للہ سنتیں کبھی نہ چھوڑیں۔ نفل البتہ اسی روز سے چھوڑ دیئے ہیں۔

معلوم ہوا خاں صاحب کے نزدیک ایک مقام ایسا بھی ہے جہاں سنتیں چھوڑنا معاف ہو جاتی ہیں۔ آگے پڑھیئے۔

مولوی امجد علی صاحب بہار شریعت ص۲ پر لکھتے ہیں:

مسئلہ:۔ احکام شریعت کی پابندی سے کوئی کیسا ہی ولی ہو کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ اور آگے لکھتے ہیں۔

" بعض جاہل متصوف جو یہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ طریقت اور ہے، شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس زعم باطل کے باعث اپنے کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر والحاد اب کوئی بریلوی یہ گتھی سلجھائے گا کہ جب سنت شریعت میں داخل ہے، تو سنت سے معافی کا دعویٰ کرنے والے حضرات نے شریعت سے اپنے کو آزاد سمجھ کر جس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کا کفارہ کیا ہوگا ؟

لو وہ بھی کہہ رہے ہیں یہ بے ننگ ونام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

لطیفہ ۱۱

رسولوں کی شہادت سے انکار

الملفوظ میں رسولوں کی شہادت سے انکار کیا ہے۔ جب کہ سورۂ بقرہ میں، دوسرے کئی مقامات پر رسولوں کی شہادت کا ذکر ہے۔

جو شخص بیان قرآنی سے اس درجہ بے خبر ہو یا جان بوجھ کر انکار کرے۔ وہ کون ہے۔ یہ فیصلہ آپ خود کریں۔

معذرت

اس گمراہ فرقہ کے مولویوں نے اس قسم کے نہ جانے کتنے فتوے خلاف

شریعت دیئے ہیں۔
اور کبھی کبھی شریعت کے مطابق ان کار دبھی کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
جب اپنے دین و مذہب کو بیان کرتے ہیں تو وہی چیز جائز ہو جاتی ہے۔ اور جب شریعت اسلامیہ کو بیان کرتے ہیں، حق کہنا پڑتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگونکے فتنوں سے دور رہنے میں ہی نجات ہے۔
ہم نے صرف چند مثالیں ذکر کی ہیں۔ جو عقل سلیم و علم صحیح والوں کے لئے کافی ہیں۔ اگر کوئی جملہ سخت نکل گیا ہو اس سے معذرت چاہتے ہیں۔
ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں ہے۔ اظہارِ حق ہم پر فرض ہے جسے ادا کرنا ضروری تھا۔
ان لوگوں کی کتابوں میں علمائے حق اور عام مسلمانوں کو جتنی گالیاں دی گئی ہیں۔ ان گالیوں کا مقابلہ کرنا ہمارے بس سے باہر ہے۔ جو کچھ ہم نے لکھا ہے۔ اس پر گذارش ہے ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتا رازِ سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

٭ ٭ ٭

الزامات کے جوابات

سوال:۔ کیا مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ غیب کی باتوں کا علم جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر بچہ اور ہر جانور کو حاصل ہے؟

جواب:۔ خود مولانا تھانویؒ نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے۔ میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا خطرہ نہیں گذرا۔ اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا کنایۃً یہ بات کہے اس کو میں اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

اور حفظ الایمان کی عبارت کا یہ مطلب نہیں ہے جو اعتراض کرنے والے بیان کرتے ہیں اس جیسی عبارت شرح مواقف میں ہے۔

سوال:۔ کیا مولانا خلیل احمد صاحب نے براہین قاطعہ میں یہ لکھا ہے۔ کہ ابلیس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے؟

جواب:۔ خود مولانا نے اس سوال کا جواب لکھا ہے۔ کہ بندے پر جو الزام لگایا گیا ہے بالکل بے اصل اور لغو ہے۔

اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر مرتد اور ملعون جانتے ہیں۔ جو شیطان علیہ اللعنۃ کیا کسی مخلوق کو جناب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں، زیادہ کہے۔

چنانچہ براہین قاطعہ ص۷ پر یہ عبارت موجود ہے کہ کوئی ادنیٰ مسلم بھی فخرِ عالم کے تقرب اور شرف کمالات میں کسی کو آپ کا مماثل نہیں جانتا۔

خاں صاحب بریلوی نے یہ الزام مجھ پر لگایا ہے۔ اس کا حساب روزِ جزا کو ہوگا۔

براہین قاطعہ کی عبارت توڑ مروڑ کو پیش کی ہے۔ اہل انصاف اسے پڑھ کر خود حقیقت سمجھ سکتے ہیں۔ (از فیصلہ خصومات ص۱۵)

سوال:۔ کیا مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ خدا جھوٹ بولتا ہے؟

جواب:۔ یہ مولانا پر صریح تہمت ہے۔ کسی مکار نے مولانا کے دستخط سے جھوٹا فتویٰ بنا لیا ہے۔ ورنہ مولانا اپنے فتاویٰ رشیدیہ ص۱۸۱ پر فرماتے ہیں۔

ذاتِ حق تعالیٰ جل جلالہٗ کی پاک و منزہ ہے، اس سے متصف بہ صفت کذب کیا جائے۔ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے۔ کہ وہ کذب (جھوٹ) بولتا ہے۔ وہ قطعاً کافر ہے، ملعون ہے، منکر قرآن و حدیث ہے وہ ہرگز مومن نہیں۔

سوال:۔ کیا مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے رسول اللہؐ کے بعد کسی دوسرے نئے نبی کے آنے کو مانا ہے؟

جواب:۔ مولانا نے کتاب "تحذیر الناس" لکھی ہی اس لئے تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی خاتمیت حاصل ہے۔ آپؐ ہر اعتبار سے خاتم النبیین ہیں۔

مگر ظالموں نے اسی کتاب کی عبارت کے ٹکڑے لے کر یہ الزام لگایا ہے جبکہ تحذیر الناس ص۱۰ پر اور مناظرہ عجیبہ ص۳۹ پر صاف لکھا ہے۔ خاتمیت زمانی کی میں نے توجیہ و تاکید کی ہے۔ تغلیط نہیں کی ہے۔

مگر توجہ سے دیکھتے ہی نہیں میں کیا کروں۔ ص۲۹ پر ہے۔ خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں

جو اس میں تامل کرے اس کو میں خود کافر سمجھتا ہوں۔
اب سوچو! خود مولانا کا بیان مانا جائے یا جھوٹی تہمت لگانے والوں کا۔
سوال:۔ کیا تقویۃ الایمان میں اللہ کے علاوہ پیغمبروں اور بزرگوں کی توہین کی گئی ہے۔
جواب:۔ مولانا شہیدؒ نے تقویۃ الایمان میں ان لوگوں کے عقیدوں اور عملوں کا رد کیا ہے۔ جو خدا کے برابر پیغمبروں اور بزرگوں کو مانتے ہیں۔
ان پر لگائے گئے الزامات کا جھوٹا ہونا خود فاضل بریلوی کی عبارت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔
سوال:۔ کیا علمائے دیوبند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر اور اپنا بڑا بھائی مانتے ہیں اور بس۔
جواب:۔ انبیاءؑ کو بشر بریلوی بھی مانتے ہیں۔ جیسا کہ بہار شریعت حصہ اول میں ہے۔ کہ
انبیاءؑ سب بشر تھے۔ اور علمائے دیوبند سید البشر مانتے ہیں۔ حضرت، نانوتویؒ بانی مدرسہ دیوبند کے کچھ اشعار ہیں ؎

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

تو بوئے گل ہے۔ اگر مثلِ گل ہیں اور نبیؑ
تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار

بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال
بغیر بندگی کیا ہے سکے جو تجھ کو عار

اور قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہا گیا ہے۔ اور انبیاء کرامؑ کو ان کی قوموں کا بھائی کہا گیا ہے۔ جیسے ایک آیت میں۔

وَاذْکُرْ اَخَا عَادٍ۔ کہ حضرت ہودؑ کو ان کی قوم عاد کا بھائی کہا گیا ہے تو کسی پیغمبر کو اپنا بھائی کہنا اگر توہین ہے تو قرآن مجید میں پیغمبروں کو ان کی قوم کا بھائی نہ کہا جاتا۔ کیا اعتراض کرنے والے قرآن مجید کی ان آیتوں کو نہیں مانتے ہیں۔ جن میں پیغمبروں کو ان کی قوموں کا بھائی کہا گیا ہے۔

سوال :۔ علمائے دیوبند، اولیائے کرامؒ کے مزارات پر عرس کرنے سے کیوں منع کرتے ہیں ؟

جواب :۔ قبروں کی زیارت کرنا مردوں کے لئے مستحب (ثواب) اور عورتوں کے لئے جائز نہیں ہے

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر۔ اور ان کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر، اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس میں پھر نہ اٹھے۔ فرمایا۔

اللہ لعنت کرے یہودیوں پر، عیسائیوں پر، کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں، اور بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ اور شامی مطبوعہ مصر، جلد ۱ صـ۲۲۶ باب صلوٰۃ الجنائز میں لکھا ہے۔

عن ابی حنیفۃ یکرہ ان یبنی علیہ (ای القبر) بناء من بیت او قبۃ او نحو ذلک لما روی جابر نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبور وان یکتب علیھا وان یبنی علیھا (رواہ مسلم)

ترجمہ :۔ امام ابوحنیفہؒ مکروہ جانتے ہیں کسی کی قبر پر مکان یا قبہ بنانا۔ کیونکہ حضرت جابرؓ نے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قبروں کو چونے سے پختہ بنانے اور ان پر لکھنے سے۔ (مسلم شریف)

اور خود بریلوی فاضل حصہ دوم ملفوظات ص۲۱ پر بڑے بیباکانہ قول لکھتے ہیں غنیہ میں ہے کہ یہ نہ پوچھو عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے! اور صاحب قبر کی جانب سے جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہوجاتی ہے۔ اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ سوائے روضۂ انور کے کسی مزار پر عورتوں کو جانے کی اجازت نہیں۔ ؏

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

سوال:۔ علمائے دیوبند ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہوکر درود و سلام پڑھنے سے کیوں منع کرتے ہیں۔ جب کہ کھڑے ہوکر رئیسوں اور امیروں کی تعظیم کی جاتی ہے۔؟

جواب:۔ اس لئے منع کرتے ہیں کہ اہل بدعت نے قیام میلاد کو اسلام کے رکن کی حیثیت دیدی ہے جو نہ کرے اسے بددین سمجھتے ہیں اور اب تو یہ عقیدہ بھی بنالیا ہے کہ نبی اکرمؐ ہر میلاد میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ ایسے التزام اور ایسے عقیدے سے امر مستحب بھی منع ہوجاتا ہے جب کہ رواجی قیام کسی حدیث، کسی صحابیؓ، کسی تابعی کسی تبع تابعی، کسی امام مجتہد سے ثابت نہیں۔ اور اگر کوئی ثابت کردے تو سب سے پہلے قیام کرنیوالے ہم ہوں گے۔ ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین۔

یہ مروجہ قیام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ سو سال بعد ایجاد ہوا ہے۔ اگر اس قیام کا نہ کرنا بے دینی ہے۔ تو کیا آٹھ سو سال تک خدا کی پناہ مسلمان بے دین تھے موجودہ صورت میں قیام بدعت ہے۔

ہاں بیشک نبی اکرمؐ کے روضۂ انور کے سامنے یا کسی کو خواب میں زیارت ہوجائے یا جاگتے میں کسی کو بطور کشف وکرامت صورت مثالی نبویہ نظر آجائے تو وہ جوش محبت میں کھڑا ہوجائے۔ ایسا کھڑا ہونا پسندیدہ اور شریعت کے مطابق ہے رئیسوں، اور امیروں والے تعظیمی قیام کو رسول اکرمؐ نے منع فرمایا ہے۔

حدیث پاک ہے۔ لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضھم بعضاً مت کھڑے ہوا کرو جیسے عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ترمذی شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ کرام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے محبت نہ تھی۔ اس کے باوجود جب آپ کو آتے دیکھتے، تو کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ آپؐ کو ناپسند ہے۔ جس قیام کو پیغمبر خدا فخر کائنات ؐ نے پسند نہیں کیا، اسے کوئی مسلمان کیسے پسند کرے گا۔

تنبیہ

علمائے دیوبند پر اوپر ذکر کئے ہوئے الزامات کے علاوہ اور بھی جھوٹی تہمتیں لگائی جارہی ہیں۔ جن کے تفصیلی جوابات بار بار دیئے جاچکے ہیں۔ ہماری کتاب "باطل شکن" میں بھی وضاحت ہے۔ مگر کتنا ہی لکھا جائے۔ اہل بدعت کا معاملہ مرغے کی ایک ٹانگ والا ہے۔ بس وہی پرانی گالیاں دہرائے جاتے ہیں۔ جو انھیں ورثے میں ملی ہیں۔ میدان حشر میں خدا کے سامنے جب پیش ہوں گے۔ پاک دامن بزرگوں پر تہمت لگانے کا انجام معلوم ہوگا۔ ؎

قریب یار دہے روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

کافر کہنے میں احتیاط

درمختار صـ۱۱۱ پر ہے۔ شھد وا علی مسلم بالردۃ وھو منکر لا یتعرض لہ لا لتکذیب الشھود والعدول بل لان انکارۃ توبۃ و رجوع۔

ترجمہ:۔ کسی مسلمان کے مرتد ہونے یعنی اسلام سے پھر جانے کی گواہی دیں۔ اور وہ شخص انکار کرتا ہے تو ایسے شخص پر اعتراض نہ کریں گے۔ گواہوں کو جھوٹا ماننے کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے مرتد (کافر) ہونے سے انکار کرنا، جیسے اور توبہ کے حکم میں ہے۔ جب کہ علمائے مذکور اپنے پر لگائے گئے الزامات کا انکار کر رہے ہیں۔ ان پر کفر کا فتویٰ لگائے جانا کتنا بڑا ظلم، کتنی بڑی ناانصافی اور بد مذہبی و بد دینی ہے۔
فَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ط

رسول اللہ کی لعنت سے بچو

علمائے دیوبند اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور صحابہ کرامؓ، ائمہ مجتہدینؒ فقہ، محدثین کرام اور تمام بزرگوں کے طریقوں پر چلتے ہوئے دین کی خدمت میں تن من دھن سے لگے ہوئے ہیں۔ اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام کہنے میں کسی کی رعایت نہیں کرتے۔ کیونکہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میری امت میں بدعت پیدا ہو جائے اور اس وقت کے اہل علم ان کو نہ روکیں تو ان پر اللہ کی، فرشتوں کی، انسانوں کی لعنت ہوگی۔ اس لعنت سے بچنے کے لئے تمام صحابۂ کرامؓ اور ائمہ دین و بزرگان کرام بدعت کی برائی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ لوگو بدعت اختیار نہ کرو۔ اور عبادت میں خلاف سنت مبالغہ نہ کرو۔ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ جو بدعتی شخص کے پاس گیا اور اس کی تعظیم کی تو گویا اس نے اسلام کو گرا دینے میں اس کی مدد کی۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ کہ تم بدعتی کے پاس نہ بیٹھو وہ تمہارے دل کو بیمار کر دے گا: نیز انھیں کا دوسرا ارشاد ہے۔ کہ پل صراط سے جلد گزر کر جنت میں

جانا چاہو تو اللہ کے دین میں کوئی بدعت نہ پیدا کرو۔

غرضیکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ و تابعین اور تمام بزرگان دین میں بدعت پیدا کرنے کی برائی کرتے ہیں۔ اور اہل بدعت سے دور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔

اس لئے اے مسلمانو! تم کو اگر اللہ اور اس کے رسولؐ اور بزرگوں سے محبت ہے تو گندم نما جو فروش، بے سند روایتیں بیان کرنے والے مولویوں کی تقریروں کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھو۔ اور دین میں فساد پھیلانے والوں سے دور رہو۔ میدانِ محشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پیروی کام آئے گی۔ اور نیا دین نکالنے والے پیروں اور مولویوں کا سہارا کام نہ دے گا

تمہیں بس یہ دیکھنا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ راضی ہیں یا نہیں۔ ان کی رضا کا راستہ علمائے دیوبند بتلاتے ہیں۔ جیسا کہ اب تک تفصیل سے واضح کیا جا چکا ہے۔ اس لئے کسی کے بہکائے میں ہرگز مت آؤ۔

تمہیں اگر وہابی، بددین کا طعنہ دیں اس کی پرواہ نہ کرو۔ تمہارے آقا و مولا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صابی اور بددین کہا گیا تھا۔ ان کی شریعت پر چلنے والوں کو بھی ایسی ہی آزمائش سے گزرنا پڑے گا ؎

گو ہوا دشمن زمانہ ہو مگر اے دل ہمیں
دیکھنا یہ ہے مزاجِ یار تو برہم نہیں

٭ ٭ ٭

پیغامِ سنّت

از مولوی غلام حسین خانصاحب مدظلہ عارف

صد افسوس اَے مسلم کیا تری یہ شان ہوئی تھی
کہ قبروں کی پرستش زینتِ ایماں ہوئی تھی

چراغاں ہیں مزاروں کے در و دیوار شمعوں سے
مساجد ہیں کہ خالی طاق ہیں ٹوٹے چراغوں سے

ہجوم بندگاں ہوتا ہے بندوں کے مزاروں پر
مساجد فاتحہ خواں ہیں مسلمانوں کی روحوں پر

بچھی ہیں مقبروں پر چادریں یا زینت فزائی کو
ترستی ہیں مساجد گھاس کی ٹوٹی چٹائی کو

صدائیں حق و ہو کی اٹھ رہی ہیں خانقاہوں سے
مساجد کی فضا محروم ہے لیکن اذانوں سے

مزاروں کے پجاری ہیں کہ دادِ عیش دیتے ہیں
ادارے دین کی تبلیغ کے سسکی سی لیتے ہیں

مسلماں ہیں مگر اسلام کی پرواہ نہیں رکھتے
نبیؐ پاک کے احکام کی پرواہ نہیں رکھتے

بہت ہے فخر صدیقی ہیں، فاروقی ہیں، عثمانی
کھرے سیّد ہیں، علوی ہیں نہیں ان کا کوئی ثانی

گریبانوں میں اپنے ڈال کر اب سر ذرا دیکھیں
ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر کے عمل پر کھیں

نیاز و نذر غیر اللہ کیا نظروں میں تھی ان کی
مزاریں پجنے والی کتنی جاگیروں میں تھی ان کی

نبی پاکؐ کا کرتے تھے کیا وہ عرس سالانہ
مرید ان کے بھی کیا ان کو دیا کرتے تھے نذرانہ

وہ تربت رشکِ فردوسِ بریں کیا اس کو نہلا کر
انھوں نے اٹھائی تھی نبی پاکؐ کی گا کر

کوئی عالی نسب ہونے سے اعلیٰ ہو نہیں سکتا
کبھی ترکِ ادب سے بول بالا ہو نہیں سکتا

وہ عالم فرض جن پر [illegible] ین کی باتیں بتانا تھا
حدیثیں اور قرآن پاک پڑھ پڑھ کر سنانا تھا

تجھ آسانی [illegible] طرز میں کو گمراہ کرتے ہیں
مسلمانوں کی تکفیریں معاذ اللہ کرتے ہیں

یہ عالم ہیں انھیں کیا غلط عالم ہی کو مٹی ہے ۔ بلا سے قوم مٹتی ہے مٹے دولت تو ملتی ہے
نہ ہیں اصلاح کی فکریں نہ ہیں بننے کی تدبیریں ۔ سرا سینچ ہمیا لے ہیں فقط بس مسلم کی تکفیریں
حقیقت میں نہیں کچھ دین کے رکنوں میں ہے جھگڑا ۔ نہیں موقوف جن پر دین ان باتوں میں ہے جھگڑا
غرض یہ ہے کہ داخل دین میں بدعات ہو جائیں ۔ یہ دامن اسلام کے ہاتھ کا مشتبہات ہو جائیں
بچا لیویں اگر موقعہ ہو سجادہ نشین ہو کر ۔ ضرورت ہو وہاں آجائیں وہ مفتی دین ہو کر
پناہ اللہ کی طوفان بدعت میں وہ جوش آیا ۔ پتہ چلتا نہیں اسلام کس گوشے میں جا پہنچا
نئے بدعت نے کیا ہی دین میں مسئلے نئے پیدا ۔ درودوں کے بھی استحقاق والے ہو گئے پیدا
عجب کیا ہے عقیدتمندیوں کے جوش میں آ کر ۔ مرید اولی مقرب کہہ انھیں وہ بھی تھے پیغمبر
نبی پاک کے القاب اور آداب بھی اکثر ۔ سب انکی شان میں لوگوں نے کہہ ڈالے ہیں چن چن کر
رسول اللہ حضرت پیران کے اعلیٰ حضرت ہیں ۔ نبی سے بڑھ کے گویا مقتدائے اہل سنت ہیں
عجب سنی ہیں بدعت سے جنھیں بیحد محبت ہے ۔ اذانیں قبر پر کہنا سمجھتے ہیں عبادت ہے
یہ حنفی ہیں مگر احناف سے انکی عداوت ہے ۔ جسے مکروہ کہدیں بس وہی انکی شریعت ہے
جنازہ جب اٹھے مشہور ہے احناف کا مذہب ۔ یہی ہے مستحب خاموش پیچھے بس چلیں ہم سب
مگر قوال آگے آگے پڑھتے تھے قصیدے کو ۔ چلے تھے لیکے اپنے پیر کے جب یہ جنازہ کو
بڑا ہی تفرقہ اس دین حق میں ڈال رکھا ہے ۔ دلوں میں اژدہا کتمان حق کا پال رکھا ہے

اگر ان بن پڑھے علماء کا مذہب دیکھنا چاہو؟
تو "حق پر کون ہے" خود بھی پڑھو اور ونکو پڑھواؤ

مسلمانوں سے خطاب ——— امام علی دانش

خدا ہی سب کا مالک ہے خدا ہی سب کا خالق ہے — خدا ہی پالنے والا ہے سب کا اور رازق ہے

جو چاہا اس نے کر ڈالا کریگا جو وہ چاہے گا — اٹل ہے فیصلہ اس کا جسے کوئی نہ ٹالے گا!

خدائے پاک یہ فرما چکا قرآن کے اندر[1] — سب ہی محتاج ہیں میرے ولی ہوں یا کہ پیغمبر

سوا میرے بلائیں دور کوئی کر نہیں سکتا — سوا میرے دعا منظور کوئی کر نہیں سکتا

جو خود محتاج ہیں وہ دوسروں کو دے نہیں سکتے — خدا نے دیدیا جتنا جسے وہ لے نہیں سکتے

مسلمانو! بہت سوئے ہو اب تو خواب سے جاگو — خدائے مہرباں ہوتے ہوئے بندوں سے مت مانگو

خدا کو جب سمجھتے ہو کہ ہے مشکل کشا اپنا! — بزرگوں کو سمجھتے کیوں ہو پھر حاجت روا اپنا

خدا سے کیا نہیں ہوتا وہ کیا کچھ کر نہیں سکتا[2] — کہ اسکو چھوڑ کر غیروں کے آگے تم نے منگتا

خدا کو بھول جانا قبر والوں سے دعا کرنا — اسے بھی شرک کہتے ہیں ضروری اس سے ہے بچنا

یہ ہے قرآں میں بخشا نہ جائے گا کبھی مشرک — پڑا دوزخ میں جھیلے گا عذاب دائمی مشرک

مسلمانو! اگر قرآن کو سچا سمجھتے ہو! — نبی پاک کے فرمان کو سچا سمجھتے ہو!

رسوم شرک سے اعمال اپنے پاک کر ڈالو — ڈرو اللہ سے معبود اس کو ماننے والو

وہ شیطاں جو ہمیشہ ہی سے انسانوں کا دشمن ہے — بنانا چاہتا تم کو جہنم کا وہ ایندھن ہے

ہٹانا چاہتا ہے وہ محمد کے طریقے سے — بزرگوں کی عقیدت کے سہارے اور دھوکے سے

---

[1] پ ۲۶ سورۂ محمد کا آخری رکوع دیکھو واللہ غنی وانتم الفقراء یعنی اللہ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔

[2] پ ۱۱ سورۂ یونس کا آخری رکوع دیکھو آیت وان یمسسک اللہ بضر الخ اگر اللہ تم کو کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو اسکو کوئی نہیں ٹال سکتا اور اگر کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو کوئی اسکے فضل کو نہیں لوٹا سکتا۔

[3] پ ۲۴ سورۂ مومن دیکھو وقال ربکم ادعونی استجب لکم ۔۔۔ داخرین یعنی تمہارے رب نے کہا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔

کسی کو بت گری و بت پرستی وہ سکھاتا ہے
کسی کو وہ بزرگوں کے مزاروں پر جھکاتا ہے

غرض اللہ سے وہ دور کر دیتا ہے دونوں کو
رسوم شرک سے مسحور کر دیتا ہے دونوں کو

ہماری قوم مسلم کی جہالت کا نتیجہ ہے
جو ہیں علمائے حق ان سے عداوت کا نتیجہ ہے

جو اہل حق مٹانا چاہتے ہیں شرک و بدعت کو
بنانا چاہتے ہیں رہنما قرآن و سنت کو

انھیں کہہ کر بزرگوں کا مخالف جی جلاتے ہیں
وہابی کہہ کے کچھ نادان بے دینی پڑھاتے ہیں

بتاؤ کیا ابو بکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ علی حیدرؓ
نہیں تھے کیا بزرگوں میں نہیں تھے دین برحق پر

بتاؤ کیا وہ قبروں پر کبھی چادر چڑھاتے تھے
کبھی وہ بھی رسول اللہ کی گاگر اٹھاتے تھے

غمی میں کیا کبھی دعوت وہ کھاتے تھے کھلاتے تھے
برائے فاتحہ خوانی وہ کیا گھر پر بلاتے تھے

مدد یا غوث کا نعرہ انہوں نے کب لگایا ہے
کسی درگاہ پر اپنے سروں کو کب جھکایا ہے

جو ہم پوچھو وہ ان رسموں سے بیحد دور رہتے تھے
خدا ہی سے دعا کرنے کو وہ کافی سمجھتے تھے

نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ، مال و قربانی
انھیں وہ دل سے کرتے تھے یہ ہیں احکام ربانی

خدا کے اور بندوں کے جو حق ہیں دین میں لازم
سبھی کو وہ ادا کرتے تھے ان سے دین تھا قائم

چلے جو ان کے رستے پر اسے کہتے وہابی ہو
تمہیں پھر کس سے نسبت ہے بتاؤ کیا لہابی ہو

ہمیں پیغمبر دل سے اور ولیوں سے محبت ہے
جو دشمن ان کے ہیں ان سے ہمیں بغض و عداوت ہے

جسے ہو بغض پیغمبر خدا لعنت کرے اس پر
وہ ہو برباد جو ہو دشمن اولاد پیغمبر

جسے اصحاب پیغمبر سے نفرت ہو عداوت ہو
اماموں سے بزرگوں سے نہ جس دل میں محبت ہو

مسلسل ابر لعنت اس پہ تا روز ابد برسے
خدا کے فضل سے محروم ہو رحمت کو وہ ترسے

سمجھ لے حق مگر پھر بھی رہے باطل پہ جو چلتا
ہمیشہ طوق لعنت اس کی گردن میں رہے لٹکا

ہمارا کام سمجھانا ہم سمجھا چکے دل سے
تمہیں برباد ہو گے دین برحق سے اگر بھٹکے

بہ فیض مولوی خرمؒ دعا دانش کی ہے پیہم
زباں پر کلمہ طیب ہو جاری کاش مرتے دم

لے سلسلہ ابو لہب